उर्दू की चौथी किताब

लाला बैजनाथ खन्ना

ہندو ریڈرز

اُردو کی چوتھی کتاب

مصنّفہ

لالہ بیج ناتھ کھنّہ ایم - اے (کلکتّہ)
بی - اے ، بی - ٹی (پنجاب)
پرنسپل جاٹ ہائی سکول حصار

لاہور
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز
ایجوکیشنل پبلشرز

سنہ ۱۹۳۱ء

2nd Edition 3,000 Price

دیباچہ

یُوں تو سکولوں میں بہت سی اُردُو کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں لیکن ہندو اور سکھ بچّے اُن سے جس قدر فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ وُہ سب پر روشن ہے۔ اگر کسی بچّے سے اُس کے مقدّس بُزرگوں کا کُچھ حال پُوچھو۔ تو وُہ کُچھ بھی جواب نہیں دے سکتا اور رفتہ الوائقع آج کل کے زمانے میں جبکہ روزی کمانے کی فکر بچپن سے ہی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ بیچاروں کو اِتنی فُرصت ہی نہیں مِلتی۔ کہ مُروّجہ اور ضرُوری تعلیم کو

چھوڑ کر مذہبی تعلیم کی طرف توجّہ کریں
یہ خیال مُدّت سے میرے ذہن میں تھا۔
کہ کتابوں کا کوئی ایسا سلسلہ شروع
کیا جائے۔ کہ جس سے بچّوں کو تعلیم
کے ساتھ ساتھ مذہبی معلومات کے فوائد بھی
حاصل ہو سکیں۔ چُنانچہ مَیں نے اِس
خیال کو مدِّ نظر رکھتے ہُوئے یہ ہندو سیریز
شروع کی ہے۔ تاکہ ہندو اور سکھ بچّے
اِن ہر دو فوائد سے مُستفید ہو سکیں +
ہر ایک سبق سے کوئی نہ کوئی اخلاقی
نتیجہ نکالا گیا ہے۔ تاکہ بچّے اُسے اپنا
نصب العین قرار دیں۔ بچّوں کی علمی۔
مجلسی۔ مذہبی اور عام واقفیّت بڑھانے
میں حتّی المقدور کوشش کی گئی ہے۔
اسباق کی توضیح کے لئے مُناسب مقام
پر تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ نظموں کی
بُنیاد بچّوں کی قابلیّت اور مذہبی یا اخلاقی
نقطۂ نگاہ پر رکھّی گئی ہے۔ اور حتّی الامکان
کوشش کی گئی ہے۔ کہ اُن میں سلاست

آور روانی ہو۔ تاکہ بچّے حفظ یاد کر سکیں ÷
غَیر مُستعمل الفاظ اِستعمال ہونے کی
کوشش نہیں کی گئی۔ بلکہ بچّوں کی ترقی
کے ساتھ ساتھ ہی ذخیرۂ الفاظ کو بڑھانے
کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ یعنی اسباق
بتدریج مُشکِل دِئے گئے ہیں۔ اور یہ
شکایت جو عام طَور پر پائی جاتی ہے۔
کہ لڑکوں کو خاص حد تک پڑھنے کے
بعد بھی خط لکھنا۔ منی آرڈر فارم پُر
کرنا یا اِشٹام وغیرہ لکھنا نہیں آتا۔
اِس شکایت کے دُور کرنے کی بھی مُمکِن
کوشش کی گئی ہے ÷
اگر یہ سِلسِلہ ہندُو اور سِکھ بچّوں
میں دونو مذاق صحیح پَیدا کرنے کا
مُوجب ہوگا۔ تو مَیں جانُوں گا کہ میری
محنت اکارت نہیں گئی ÷
نہایت ناشکر گزاری ہوگی۔ اگر مَیں
اپنے فاضلِ اجل اور عالمِ بے بدل دوست
طُوطئے ہند جناب پنڈت راج نرائن صاحب

ارمان دہلوی کے قابل قدر نظر ثانی اور مُفید مشوروں کا اِعتراف نہ کروں جنہوں نے اِس سِلسِلہ کی تصانیف میں میری خاص اِمداد کی ہے ؀

عِلاوہ ازیں مَیں لالہ ارجن داس صاحب ایم - اے - ایل - ایل - بی لاہور کا بھی تہ دِل سے شُکر گُزار ہُوں - جنہوں نے اِن کُتب کی تکمیل میں میری خاص طَور پر مدد کی ہے ؀

حِصار
یکم نومبر ۱۹۲۹ء

مُصنِّف

فہرست مضامین

اُردو کی چوتھی کتاب

۱۔ میرا وطن

حقیقت مجاز سوز و گداز
سرفراز بنی نوع اشجار
گوشہ آبِ بقا

۱ بہت سُنی ہے بڑائی تیرے وطن کی راز
بہت سُنا ہے کہ ہے تجھ کو اس وطن پر ناز
بتا تو اُس کی حقیقت بتا تو اس کا مجاز
بتا تو کون سے اس شمع کے ہیں سوز و گداز
وہ خوبی کون سی ہے جس پہ ناز ہے اتنا
بتا تو کس لئے یہ سرفراز ہے اتنا

۲- کہا یہ آواز نے سن بات غور سے میری
یہ سرزمین سکونت ہے دیوتاؤں کی
یہاں سے نسل بنی نوع سب جگہ پھیلی
یہاں کے علم سے ہی روشنی جہاں کو ملی
یہیں کی خاک سے پیدا ہوئے ہیں وہ جو ہ
کہ جن کے خلق کی تھی دھاک ساری دنیا پ

۳- یہاں ہی پیدا ہوئے رام و کرشن سے اوتار
کہ جن کے نام سے آئے دل حزیں کو قرار
انہیں کے نام سے قائم ہے ہندوؤں کا وقار
انہیں کے نام پہ ہندوستان کا ہے مدار
مرا وطن ہے یہ شہرت ہے جس کی عالم میں
یہ سرزمیں وہ ہے عزت ہے جس کی عالم میں

۴- بہار اس کی ہے دنیا میں رشک صد گلزار
یہاں کی وادیٔ کشمیر۔ میووں کے اشجار
یہاں پہ ہوتے ہیں پیدا اناج کے انبار
یہاں سے جاتا ہے گیہوں بہت سمندر پار
یہاں کے سنگ سے پیدا ہوئے ہیں لعل و گہر

کہ کوہِ نور نمونہ ہے جس کا دُنیا پر

۔ یہاں کا کوہِ ہمالہ ہے اس قدر اُونچا
پہاڑ کوئی جہاں کا نہیں بلند اتنا
ہے پُر خزانوں سے ہر گوشہ اس کے دامن کا
اِس سے نکلی ہے آپ بقائے گنگا
بہشت اس کو اگر میں کہوں بجا ہے یہ
اِسے عُلوم کا گھر میں کہوں بجا ہے یہ

سوالات

۔ زمانہ کا وطن کون سا ہے؟ اُس میں کیا کیا خُوبیاں ہیں؟
۔ تیسرے بند کا مطلب بیان کرو ۔
۴۔ پانچویں بند کے دُوسرے شعر کا مطلب بیان کرو ۔

کوہِ نور دُنیا میں سب سے بڑا ہیرا ہے ۔ جو آج کل شہنشاہِ جارج پنجم کے تاج میں لگا ہوا ہے ۔ یہ ہندوستان میں پیدا ہوا تھا ۔

۲- برف کا گھر

کوہِ ہمالہ   چوٹیاں   زرخیز   بامِ جہاں
ایورسٹ   صحت افزا   تپِ دق   گنگا جل
بے شمار   بہتات   سلسلۂ کوہ   مالا مال

۱- ہندوستان کے عین شمال میں مشرقی اس سرے سے لے کر مغربی سرے تک ایک کالی کالی گیا نہایت اونچی دیوار چلی گئی ہے۔ اس کا نام کوہ ہمالہ ہے۔ اسی کو برف کا گھر کہتے ہیں۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں ہم- برف کو اور آلہ گھر کو کہتے ہیں۔

۲- یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی چوٹیاں بارہ مہینے برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ یہی برف ہے۔ جس سے تمام ہندوستان زرخیز بنا ہوا ہے۔ دریائے گنگا۔ جمنا اور

برہمپتر اور پنجاب کے پانچوں دریا ۔ اور
چھوٹے بڑے ندی نالے سب اسی برف
کے طفیل سے جاری ہیں +

۳ ۔ جتنا اونچا یہ پہاڑ ہے ۔ اتنا اونچا
دُنیا میں کوئی اور پہاڑ نہیں ہے ۔ اسی
واسطے اس کو بامِ جہاں کہتے ہیں ۔ یوں
تو اس کی چوٹیاں بہت سی ہیں ۔ مثلاً
کنچن چنگا اور دھول گری وغیرہ مگر ایورسٹ
کی چوٹی دُنیا میں سب سے زیادہ بلند ہے
اس کی بلندی کا اندازہ ۲۹۲۰۰ فٹ کیا
گیا ہے +

۴ ۔ جس قدر صحت افزا مقام اس پہ
ہیں ۔ کسی اور پہاڑ پر نہیں ۔ دارجیلنگ
نینی تال ۔ ڈگشائی ۔ سپاٹو ۔ منصوری اور
مری وغیرہ وغیرہ ۔ جب میدانی علاقے کی
گرمی ستاتی ہے ۔ تو امیر لوگ ان مقامات
پر چلے جاتے ہیں ۔ ان مقامات کی آب
و ہوا تپِ دق کے بیماروں کے لئے بھی
نہایت مفید ہے ۔ چنانچہ جب تپِ دق کے

بیمار یہاں آتے ہیں - تو اُن کی صحت بحال ہو جاتی ہے ٭

۵ - ہندوؤں کے بہت سے تیرتھ بھی اسی پہاڑ پر پائے جاتے ہیں - مثلاً ہردوار اور جوالا جی وغیرہ - خود دریائے گنگا جس کے پانی کو گنگا جل کہتے ہیں - اسی پہاڑ سے نکلتا ہے - دریائے جمنا بھی جو تھوڑی دور علیحدہ بہ کر پھر اس کے ساتھ شامل ہو کر گنگا کہلاتا ہے - اسی پہاڑ سے نکلتا ہے - اور بہت سے تیرتھ اس دریا پر بھی واقع ہیں - مثلاً بنارس جسے کاشی کہتے ہیں اور گیا وغیرہ ٭

۶ - اس پر بے شمار عمارتی لکڑی کے درختوں کے جنگل پائے جاتے ہیں - جن میں سے ڈیرہ دون کا جنگل نہایت مشہور ہے - اس کے علاوہ پھل والے درختوں کا تو کچھ ٹھکانہ ہی نہیں - کشمیر کی وادی کے میوہ دار درخت اس کا بہترین نمونہ ہیں - سیب - ناشپاتی - خوبانی - لیچی - انگور

کیلہ - بہی اور انناس وغیرہ تو وہاں اِس قدر پائے جاتے ہیں - جیسے ہمارے ہاں جنگل کے بیر - جن کے توڑنے سے کوئی منع نہیں کرتا - اور جڑی بوٹیوں کی تو اتنی بہتات ہے کہ آج تک بہت سی بوٹیوں کے نام تک کا پتہ نہیں چلا +

۷ - یہ پہاڑ اگر اونچائی میں مشہور ہے تو لمبائی میں بھی کسی سے کم نہیں - اِس کے بہت سے سِلسِلے ہیں - کہیں یہ <u>خاتگ</u> کی پہاڑیوں کے نام سے مشہور ہے - تو کہیں شِملہ - کہیں کانگڑہ - کہیں کوہِ ہندوکش اور کہیں کوہِ سُلیمان اور کہیں کوہِ کابُل کے نام سے پُکارا جاتا ہے - اِسی واسطے اِن سب کو سِلسِلۂ کوہِ ہمالہ کے نام سے پُکارتے ہیں +

۸ - اِس پہاڑ سے جہاں اِتنے فائدے ہیں - وہاں ایک فائدہ اور بھی ہے کہ یہ شِمالی عِلاقے سے ہندوستان کی حِفاظت بھی کرتا ہے - نہ تو شِمالی عِلاقے سے کوئی

اِس پہاڑ کو عبور کر کے ہندوستان پر حملہ
کر سکتا ہے۔ نہ شمالی علاقہ سے سرد
ہوائیں مُلک کے اندر آ سکتی ہیں۔ اور
جنُوب کی طرف سے جو ہمیشہ برسانے والی
ہوائیں آتی ہیں۔ اُن کو آگے نہیں جانے
دیتا۔ اور اس کے دامن میں مینہ برس
جاتا ہے ٭

سوالات

۱۔ کوہِ ہمالہ کو برف کا گھر اور بامِ جہاں کیوں
کہتے ہیں؟

۲۔ کوہِ ہمالہ سے مُلکِ ہندوستان کو کیا خاص
فائدہ ہے؟

۳۔ اِس پر صحت افزا مقام کون کون سے
ہیں؟

۴۔ اِس پہاڑ پر ہندوؤں کے کون کون سے
تیرتھ پائے جاتے ہیں؟

۴ - رامائن اور مہابھارت

گذشتہ عظمت منظوم رجوع

فیل خانہ اصطبل گئوشالہ

تعداد عروج پاسبانی

۱ - کسی قوم کی گذشتہ عظمت - اُس کی بڑائی اور بزرگی کا حال معلوم کرنا چاہو - خاص تو اُس کی تاریخ پر ایک نظر ڈالو - اور یہ بھی دیکھو کہ اس کا لکھنے والا کون ہے؟ آیا کوئی دنیا دار ہے یا رشی منی؟ اگر وہ لکھنے والا رشی ہے - تو وہ تاریخ تمہیں صاف صاف بتا دے گی کہ وہ قوم کس قدر با اقبال اور با عظمت گذر چکی ہے +

۲ - آؤ - آج ہم ہندوؤں کی عظمت کا حال اُن کی تاریخ سے معلوم کریں - ان

کی مشہور تاریخی کُتب دو ہیں - ایک رامائن
دُوسری مہابھارت - یہ دونوں کتابیں منظوم
ہیں +

۳ - رامائن لکھنے والے رشی والمیک ہیں
اُنھوں نے یہ تاریخ سنسکرت زبان میں لکھی
ہے - ساری کی ساری نظم ہے - سنسکرت
زبان کے عالم اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں -
کہ یہ بہت بلند پایہ نظم ہے - رشی کے
مُتعلق کسی کا یہ گمان ہونا کہ اُس نے یہ تاریخ
کسی دُنیاوی لالچ سے لکھی ہے - بالکل
فضول ہے +

۴ - ہندی بھاشا میں بھی رامائن لکھی
گئی ہے - اِس کے لکھنے والے تُلسی داس
گوسائیں ہیں - اِن کے پرماتما کے بھگت
ہونے میں شک و شبہ کو گنجائش نہیں -
کمال یہ ہے کہ اگرچہ تاریخ ہے مگر ہے نظم -
اور پیرایہ ایسا دِل کش کہ ایک دفعہ کتاب
ہاتھ میں پکڑ لو - پھر جب تک ساری ختم
نہ کر لو - چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا -

طرزِ بیان ایسا سلیس ہُوا کہ جاہل تک کو بھی سمجھنے میں دِقّت نہیں ہوتی - عوام میں اِس قدر مقبُول ہے کہ شاید ہی کوئی گھر اِس سے خالی ہو +

۵ - اب ہم اپنے اصلی مطلب کی طرف رُجُوع کرتے ہیں - اور یہ دیکھتے ہیں - کہ اِس تاریخ سے ہندوؤں کی کیا عظمت ثابت ہوتی ہے +

۶ - رامائن میں لکھا ہے کہ مہاراجہ دشرتھ کے عہدِ حکومت میں اجودھیا دارالخلافہ تھا - یہ شہر ۴۸ کوس لمبا اور ۱۲ کوس چوڑا تھا - سڑکیں کُشادہ اور صاف رہتیں - باغ بکثرت تھے - دربارِ شاہی میں آٹھ رتن موجود تھے - یہ بہت باکمال شخص تھے - سلطنت کا سب انتظام بڑی خوبی سے کیا کرتے تھے +

۷ - بھگوان رام نے جب حکومت سنبھالی تو آپ کے تینوں بھائیوں کے سپرد خاص خاص ذمہ داری کے کام تھے - اجودھیا کا جنوبی حصّہ فوجی چھاؤنی تھا - شمالی حصّہ

میں فیل خانہ اور اصطبل تھا - ایک بہت بڑی گئوشالہ تھی +

۸ - عام لوگ بہت خوش حال تھے - غلّہ اور دیگر اشیا کی کوئی کمی نہ تھی - ہر ایک گھر میں کئی کئی گائیں ہوتی تھیں - کوئی شخص علم سے بے بہرہ نہ تھا - لوگ وید شاستروں کے پڑھنے - عبادت کرنے اور ہون کرنے میں زیادہ وقت صرف کرتے تھے +

۹ - امن و امان کا یہ حال تھا کہ اوّل تو کوئی ستایا نہ جاتا تھا - اور اگر کوئی ستایا بھی جاتا تو وہ فوراً بھگوان رام کی خدمت میں بلا روک ٹوک جا کر چیخ پکار کرتا - اور اس کی فریاد اُسی وقت سُنی جاتی - اور تُنا سب انسداد ہو جاتا +

۱۰ - کسی قوم کے راجہ یا بادشاہ کا عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا یا مُلکوں پر مُلک فتح کرتے جانا اُس قوم کے عروج کا ثبوت نہیں ہے - بلکہ بادشاہ کا رعیت کی پاسبانی کرنا - اپنا آرام چھوڑنا -

اور رعیت کا اُس کے لئے جان تک قُربان کرنا - اور اُس کے پسینہ کی جگہ لہو بہانا - اُس کے عُروج کا ثبوت ہے - اور رعیت کا خوش حال اور فارغ البال ہونا - امن چین کی زندگی بسر کرنا علم سے بے بہرہ نہ ہونا - اپنے مذہبی فرائض کا سر انجام دینا شہروں کا آباد اور بارونق ہونا - کوئی کام دھرم کے خلاف نہ ہونا - سب اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہندو قوم کسی زمانے میں باعظمت اور با اقبال تھی +

۱۱ - یہاں تک تو رامائن کا ذکر رہا - اب ہم کسی اگلے سبق میں مہابھارت کا ذکر کریں گے - جو بیاس رشی نے لکھی تھی +

سوالات

۱ - رامائن اور مہابھارت کیا ہیں ؟

۲ - رامائن کے لکھنے والے کون دو شخص ہوئے ہیں ؟

۳ ۔ رامائن سے ہندوؤں کی عظمت کا کہاں تک پتہ چلتا ہے ؟

۴ ۔ رام راجیہ کی خوبیاں بیان کرو +

۵ ۔ مندرجہ ذیل مشکل الفاظ کے معنی بتاؤ :- گذشتہ ۔ منظوم ۔ مقبول ۔ رفیل خانہ ۔ اصطبل ۔ فارغ البال ۔ انسداد +

---

۴ ۔ جیو آتما

انجن ڈرائیور بمنزلہ آوزار
مسرور صفات پھپھڑو
یوگ ابھیاس

۱ ۔ بچو ! تم چلتے چلتے ٹھوکر کھا کر گر جاتے ہو ۔ چوٹ لگتی ہے ۔ تو درد ہوتا ہے ۔ بھلا بتلا سکتے ہو کہ تمہارے جسم

کریں وہ کون سی چیز ہے جو درد کو محسوس
کرتی ہے؟ وہ جیو آتما ہے۔

۴ ۔ جیو آتما کو جسم میں اس طرح سمجھو۔

جس طرح گاڑی میں گاڑی بان یا انجن میں
انجن ڈرائیور۔ گاڑی بان جب چاہتا ہے۔
گاڑی چلاتا ہے۔ جب چاہتا ہے کھڑی کر
دیتا ہے۔ گاڑی میں اگر کوئی نقص ہو۔ تو
گاڑی سوا اس کے کہ چلنے سے رہ جائے۔
اور کچھ نہیں کر سکتی۔ نہ تو یہ خود معلوم
کر سکتی ہے کہ اس میں کیا نقص ہے۔ نہ
یہ اس کو رفع کر سکتی ہے۔ وہ گاڑی بان
ہی ہے۔ جو گاڑی کے نقص کو معلوم کرتا
ہے۔ اور اس کو رفع کرتا ہے۔ اور اس
کو پھر چلنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ بعینہٖ
یہی حال جیو آتما کا ہے۔ وہی ہے جو
جسم کے نقص کو معلوم کرتا ہے۔ اور
اس کا مناسب علاج کرکے اسے کام کے
قابل بناتا ہے۔ ورنہ بذات خود جسم اس
قابل نہیں کہ اپنا نقص معلوم کر لے۔ اور

اس کا مُناسِب علاج کرنے +

۳ - ہر ایک جسم میں جیو آتما ہے - جو گرمی - سردی - دُکھ اور سُکھ کو محسُوس کرتا ہے - وُہی ہے جسے بھُوک - پیاس - شادی یا غمی کا احساس ہوتا ہے +

۴ - کان - ناک - آنکھ اور زبان وغیرہ سب اس کے لئے بمنزلہ اوزار کے ہیں - ورنہ دراصل سُننے والا - سُونگھنے والا - دیکھنے والا اور چکھنے والا جیو آتما ہی ہے - سوچنا سمجھنا - فیصلہ کرنا اور تمیز کرنا سب جیو آتما کا ہی کام ہے ورنہ جسم بیچارہ اچھے بُرے میں کیا تمیز کر سکتا ہے +

۵ - اچھے بُرے کاموں کا کرنے والا - اور جزا و سزا بھگتنے والا جیو آتما ہی ہے - جس طرح تلوار سے مارنے والا سزا پاتا ہے تلوار نہیں پاتی - اُسی طرح بدی کی سزا پانے والا جیو آتما ہے - جسم نہیں - کیونکہ جسم تو اُس کے لئے کام کرنے کا ایک ذریعہ ہے +

٦ - جیو آتما کے مُتعلق کرشن بھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ اسے نہ تلوار کاٹ سکتی ہے - نہ آگ جلا سکتی ہے - اور نہ پانی بہا سکتا ہے - اسے فنا نہیں فنا صرف جسم کو ہے - یہ ہمیشہ باقی رہتا ہے - جب اِنسان مر جاتا ہے تو اِس کے یہ معنی ہیں کہ جیو آتما اِس جسم کو چھوڑ کر دُوسرے جسم میں داخل ہو جاتا ہے *

٧ - یہ کرموں کے حساب سے جنم لیتا ہے - اچھے کرم کئے ہوں تو اچھے جنم اور بُرے کرم کئے ہوں تو بُرے جنم - چُونکہ کرموں کا کرنے والا یہی ہے - اِس لئے دُکھ سُکھ کو بھگتنے والا بھی یہی ہے *

٨ - جب یہ دُکھوں سے آزاد ہو جاتا ہے - تو راحتِ کُل پرمیشور سے جا ملتا ہے - اور پھر کہتے ہیں کہ جیو مُکت ہو جاتا ہے - جب یہ مُکت ہو جاتا ہے تو پھر پرماتما کے علم میں مسرور اور راحت سے پُر ہو کر آزاد رہتا ہے - اُس وقت

اس کا کوئی مادّی جِسم نہیں ہوتا - بلکہ وُہ اپنے سچّے خیالات وغیرہ ذاتی صِفات میں رہتا ہے +

۹ - جیو کو جن طرِیق سے مُکتی حاصِل ہوتی ہے - وُہ یہ ہیں - پرماتما کے حُکم پر چلنا - گُناہ نہ کرنا - جہالت دُور کرنا - سچ بولنا - دُوسروں سے بھلائی کرنا - اِنصاف کرنا - ایشور کی بھگتی کرنا اور یوگ ابھیاس کرنا وغیرہ وغیرہ - اور مُندرجہ بالا طرِیق اس طرح حاصِل ہوتے ہیں - دھرم شاستر پڑھنا اور اُن پر عمل کرنا - نیکوں کی صُحبت میں بیٹھنا - اور بُری صُحبت سے پرہیز کرنا وغیرہ وغیرہ ایسے طرِیق ہیں - جن سے جیو کی مُکتی کے اسباب مُہیّا ہوتے ہیں +

سوالات

۱ - جیو آتما کیا چیز ہے - مِثال دے کر سمجھاؤ ؟

۲ - دُکھ سُکھ کا بھوگنے والا کون ہے ؟

۳ - جیو آتما جب مُکت ہو جاتا ہے - تو پھر کیا ہوتا ہے ؟

۴ - جیو آتما کی مُکتی کے اسباب کیا کیا ہیں ؟

---

۵ - اَرجن

آتشگیر مصالح نقیب رِزق

شِکست اِنتہا

۱ - اُردو کی تیسری کتاب میں تم پڑھ آئے ہو - کہ بھیشم کے سوتیلے بھائی کا نام بچتر بیرج تھا - اِس کی اولاد میں دو بڑے مشہور راجہ ہوئے ہیں - ایک کا نام پانڈو تھا - اور دُوسرے کا نام دھرت راشٹر تھا - یہ دونوں بھائی تھے - پانڈو بڑا تھا - اور دھرت راشٹر چھوٹا - جب پانڈو

راج پاٹ چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا - تو تخت پر دھرت راشٹر بیٹھا +

۲ - پانڈو کے پانچ بیٹے تھے - اور یہ باپ کے نام پر پانڈو ہی کہلاتے تھے - اور دھرت راشٹر کے کئی بیٹے تھے اور یہ کورو کہلاتے تھے - پانڈوؤں کی پرورش اُن کے چچا دھرت راشٹر نے ہی کی - یُوں تو پانچوں بھائی بڑے شہ زور اور دِلیر تھے - مگر ان میں سے ایک بھائی جس کا نام ارجن تھا - تیر اندازی میں کمال رکھتا تھا +

۳ - کورو - پانڈوؤں سے حسد کیا کرتے تھے - چُنانچہ راجہ نے پانڈوؤں کے رہنے کے لئے ایک علیحدہ مکان بنوانے کی تجویز کی - تاکہ دونوں الگ رہیں - اور ایک دُوسرے سے نہ لڑیں بھڑیں - مگر دریودھن جو کوروؤں میں سب سے بڑا تھا - اُس نے شرارت سے مکان میں آتشگیر مصالح لگوا دیا - جب مکان تیار ہو گیا تو پانچوں بھائی اپنی دونوں ماؤں سمیت اُس

مکان میں جا کر رہنے لگے +

۴ - ایک دن یہ پانچوں بھائی اپنی ماں سمیت کہیں باہر گئے ہوئے تھے - اور اس مکان میں ایک بھیلنی اپنے پانچ لڑکوں سمیت شراب کے نشے میں غافل پڑی سوتی تھی - دریودھن جو ہر وقت موقع کی تاک میں رہتا تھا - اس نے سمجھا شاید پانڈو ہیں - مکان کو آگ لگا دی - اور وہ سارا مکان جل کر خاک سیاہ ہو گیا +

۵ - جب پانڈوؤں کو پتہ چلا کہ دریودھن اپنی شرارت سے باز نہیں آتا - تو اُنہوں نے شہزادوں کی بجائے برہمنوں کے لباس میں رہنا زیادہ مُناسب سمجھا - چنانچہ وُہ برہمنوں کے لباس میں جنگل میں پھرنے لگے - اور آخر ایک راجہ کے ہاں جا کر مُلازم ہو گئے +

۶ - اتنے میں پانچال کے راجہ دروپد کی لڑکی دروپدی کے سوئمبر کی خبر اُن کے کان میں بھی پہنچی - اور یہ بھی سوئمبر

دیکھنے روانہ ہو گئے - اَور وہاں جا کر برہمنوں
کی صف میں جا بَیٹھے - سوئمبر کے لئے شہر
سے باہر ایک کھُلے میدان میں پنڈال قائم
کیا گیا - چاروں طرف مُختلف مُلکوں کے راجہ
مہاراجہ بَیٹھے ہُوئے تھے - پنڈال کے درمیان
میں ایک بہت اُونچی بَلّی گاڑی ہُوئی تھی -
اُوپر ایک چکّر حرکت کر رہا تھا - اُس کے
اُوپر ایک سونے کی مچھلی تھی - اور بَلّی کے
نیچے ایک تیل کا کڑاہا تھا - یہ سوئمبر کی
شرط تھی - جب راجہ دروپد پنڈال میں
ایک اُونچے چبُوترے پر اپنے کُنبے اور
دروپدی سمیت آ بَیٹھا - تو نقیب نے بلند
آواز سے کہا کہ جو بہادُر تیل کے کڑاہے
میں نگاہ رکھتے - اَور تاک کر اَیسا تیر مارے
کہ چکّر میں سے گُزر کر مچھلی کی آنکھ میں
جا لگے - وُہ دروپدی کا خاوند ہوگا *

۸ - نقیب تو اِتنا کہہ کر بَیٹھ گیا - اَور
بہادُر مَیدان میں آ کر اپنا اپنا کمال دِکھانے
لگے - مگر سب شرمندہ ہو کر اپنی اپنی جگہ

پر جا بیٹھے - اور کسی سے سوئمبر کی شرط پوری نہ ہوئی +

۹ - بہادر ارجن جو برہمنوں کی صف میں بیٹھا ہُوا تھا - اُس سے رہا نہ گیا - اُٹھنے لگا - تو برہمن کہنے لگے - ارے بیٹھا بھی رہ - کیوں برہمنوں کا رزق مار رہا ہے - جب اتنے بڑے بہادر راجاؤں سے یہ کام نہ ہُوا - تو تجھ غریب کی کیا ہستی ہے - مگر وُہ برہمن ہوتا - تو خاموش بیٹھا رہتا - آخر اُٹھا اور کمان پکڑ لی - اور شست باندھ کر ایسا تیر مارا کہ نشانے پر جا بیٹھا - چاروں طرف سے واہ وا کا شور مچ گیا - اور دروپدی نے جے مال ارجن کے گلے میں ڈال دی +

۱۰ - پہلے تو راجہ دروپد کو بڑا رنج ہُوا کہ اُس کی لڑکی ایک برہمن سے بیاہی جا رہی ہے - مگر جب اُسے پتہ چلا کہ وُہ ایک معمولی برہمن نہیں ہے - بلکہ بہادر ارجن راجہ پانڈو کا بیٹا ہے - تو اُس کی خوشی

کی کوئی اِشتہا نہ رہی - اور پھر بڑی دُھوم دھام سے ارجن کے ساتھ دروپدی کی شادی کر دی +

۱۱ - ارجن نے اور بھی کئی موقعوں پر بہادریاں دِکھلائیں - مگر اُن کا حال ہم تمہیں پھر کبھی بتائیں گے +

سوالات

۱ - مُندرجۂ ذیل کا مطلب بتاؤ :-

مکان میں آتش گیر مصالح لگوا دیا +

مست غافل پڑی سوتی تھی +

مکان جل کر خاک سیاہ ہو گیا +

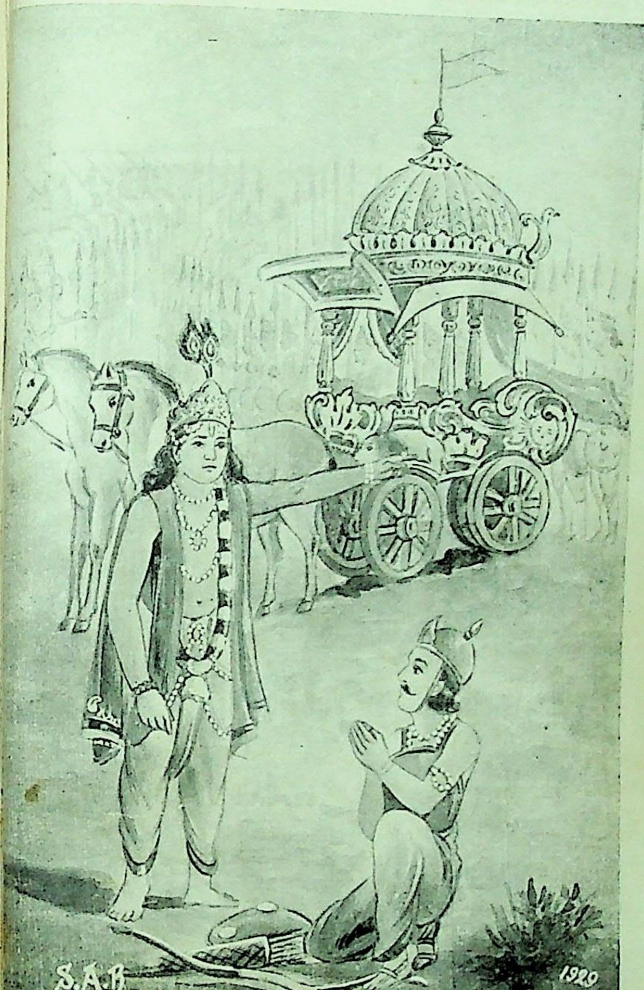
کیوں برہمنوں کا رزق مار رہا ہے +

۲ - ارجن کون تھا - اور اُسے کیا کمال حاصل تھا ؟

۳ - کورو کون تھے ؟

۴ - پانڈو کون تھے ؟

۵ - نویں پیرے کی نقل لکھو +


S.A.R.
LAHORE
1929

۶- گیتا

رہنمائی دھاک یکسر برادر

اپدیش تعلق آشکارا

۱ ہوئی کورو پانڈو میں جس دم لڑائی
اُدھر فوج لاکھوں اِدھر پانچ بھائی
مگر کرشن نے اُن کی کی رہنمائی
رہے ساتھ ہر دم نہیں کی جُدائی
ہے کرشن رتھبان اُس نوجواں کے
کہ رتھیوں کی تھی دھاک جس پہلواں کے

---

۲ گئے لے کے رتھ کو وہ ایسی جگہ پر
جہاں سے نظر آتی تھی فوج یکسر
مقابل میں کورو تھے کورو برابر

کوئی تھا چچا - کوئی تایا برادر
دِئے پھینک ہتھیار اَرجن نے اپنے
کہا کرِشن سے مَیں نہ ٹھیرُوں گا لڑنے

---

۳ حکُومت اِنھیں مار کر آپ کرنا
مَیں بہتر سمجھتا ہُوں خُود اس سے مرنا
یہ ہَے قوم کا مَوت کے گھاٹ اُترنا
نہ اِلزام کوئی مرے سر پہ دھرنا
مَیں کیا مار کر رِشتہ داروں کا لُوں گا
جواب اِس کا کیا اپنے ایشوَر کو دُوں گا

---

۴ دِیا کرِشن نے اُس کو اُپدیش ایسا
کہ اِس جنگ کرنے سے ہَے دھرم کھشا
یہ سب جسم ہَیں اِن سے حاصِل تجُھے کیا
تعلُق نہیں جسم سے آتما کا
نہیں مارنے سے کچُھ آزار اِس کو
نہیں کاٹ سکتی ہَے تلوار اِس کو

---

۵ یہ اُپدیش تھا یا کہ تھا راز سارا

کیا جس نے حق کو وہاں آشکارا
ہُوا پھر نہ ارجن کو ہٹنے کا یارا
اُسی نے پپئے جنگ اُس کو اُبھارا
اِس اُپدیش کا نام گیتا ہُوا ہَے
وُہ گیانی ہُوا جس نے اُس کو پڑھا ہَے

سوالات

۱ - مندرجۂ ذیل کا مطلب بتاؤ :-
ہتھیار پھینکنا +
موت کے گھاٹ اُترنا +
حق کا آشکارا ہونا +
۲ - چوتھے اور پانچویں بند کا مطلب بیان کرو +
۳ - جسم سے آتما کے تعلّق کا کیا مطلب ہَے ؟

۷ سچّی بہادری

اَفریقہ	سہ پہر	دِل کش	منظر
جان جوکھوں		آفرِین	حمیّت
تمغہ		فی الحقیقت	مُعاوِضہ

۱۔ شِو دت کلکتّہ کے ایک سکُول میں پڑھا کرتا تھا۔ اُس کا باپ افریقہ میں اوورسیر تھا۔ جب شِو دت نے دسویں جماعت کا اِمتحان پاس کر لیا۔ تو اُس کے باپ نے اُسے اپنے پاس بُلا بھیجا +

۲۔ شِو دت باپ کو مِلنے کے لِئے روانہ ہُؤا۔ اور جہاز میں سوار ہو گیا۔ ایک دِن سہ پہر کا وقت تھا۔ کچھ مُسافر جہاز کے تختے پر کھڑے ہُوئے سمندر کا نظارہ دیکھ

رہے تھے - اور خوش ہو رہے تھے -
رشو دت بھی اُن کے پاس کھڑا ہُوا سمندر کا
دلکش منظر دیکھ رہا تھا - کہ اتنے میں ایک
عورت کی گود سے ایک تین سالہ بچّہ اُچھلا -
ماں نے بہتیرا سنبھالا مگر نہ سنبھال سکی -
اور بچّہ سمندر میں گر پڑا - بیچاری کلیجہ
پکڑ کر بیٹھ گئی - اور لگی چیخ پُکار کرنے -
"ہائے! کوئی میرے بچّے کو بچائے - باپ
الگ حسرت سے ایک ایک کا مُنہ تک رہا
تھا - گویا درخواست کرتا ہے - کہ کوئی اِس
کے بچّے کو بچائے ÷

۳ - ہائے کیسا دردناک نظّارہ تھا - کون
کسی کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالتا
ہے - جب باپ ہی اپنے بچّے کے لئے
کچھ نہ کر سکتا ہو - تو دوسرا کوئی کیوں کرے
مگر واہ رے رشو دت - بل بے تیری ہمّت
شاباش ہے تیری جواں مردی پر!! آفرین
ہے تیری حمیّت پر!!! جب دیکھا کہ کوئی
آگے نہیں بڑھتا - جھٹ کپڑے اُتار کر

سمندر میں کود پڑا - اور تیرتا ہُوا اُس ڈوبتے ہُوئے بچّے کے پاس جا پہنچا - اور اُسے بچا لیا - اور ایک ہاتھ سے اُسے پکڑ کر جہاز کی طرف تیرتا ہُوا واپس آنے لگا +

۴ - اِتنے میں ملّاحوں نے بھی کشتی پانی میں اُتار دی - اور شوَرت کے پاس لے گئے اور کشتی میں دونوں کو بٹھا کر جہاز پر لے آئے +

۵ - سب نے شوَرت کی جواں مردی کی تعریف کی - جہاز کے کپتان نے اُسے ایک سونے کا تمغہ اِنعام دیا - اور کہا سچّی بہادری اِسی کو کہتے ہیں - اور فی الحقیقت سچّا بہادر وہی ہوتا ہے - جو دُوسرے کی خاطر اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالے +

۶ - بچّے کے باپ نے جب دیکھا کہ جہاز کے کپتان نے شوَرت کو سونے کا تمغہ اِنعام دیا ہے - تو اُس نے بھی ایک سَو روپے کا نوٹ دیا - مگر شوَرت نے لینے سے اِنکار کر دیا - اور کہا مَیں نے یہ کام

مُعاوضہ کی خاطر نہیں کیا تھا +

۷ ۔ بچّو! تُم نے شِو دت کی بہادری دیکھی ۔ سچّی بہادری اِسے کہتے ہیں ۔ اِس کو نہیں کہتے ۔ کہ چھوٹے بھائی بہنوں کو مار پیٹ لیا ۔ کِسی کی کوئی چیز چھین لی ۔ کِسی کمزور کو ستا لیا ۔ کِسی لُولے لنگڑے کو اینٹ مار کر بھاگ گئے ۔ اور گھر جا کر شیخی بگھارنے لگے ۔ کہ اوہ ہم بڑے بہادر ہیں ۔ یہ بہادری نہیں بلکہ کمینہ پن ہے ۔ بہادر بنو اور ضرور بنو ۔ مگر شِو دت جیسے +

سوالات

۱ ۔ سچّی بہادری کیا ہوتی ہے ؟
۲ ۔ کمینہ پن کیا ہوتا ہے ؟
۳ ۔ شِو دت نے کیا سچّی بہادری دکھائی ؟

مُندرجۂ ذیل کا مطلب بتاؤ :۔

بیچاری کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گئی ۔ حسرت سے ایک ایک کا مُنہ تک رہا تھا ۔ آفرین ہے تیری جرأت پہ ۔ مَیں نے یہ کام مُعاوضہ کی خاطر نہیں کیا +

۸۔ وفادار مُلازِم

گُنجان   خُونخوار   بھیڑیوں   جھپٹینگے
مصرُوف   مع   مشغُول   یادگار

۱۔ ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ایک امیر آدمی کا اِرادہ بال بچّوں سمیت سفر کو جانے کا ہُوا جہاں اُسے جانا تھا وہاں تک ریل نہ جاتی تھی۔ اِس لِئے دو بیل گاڑیوں پر بال بچّوں کو سوار کِیا۔ اور ایک مُلازِم کو ساتھ لے کر روانہ ہُوا ٭

۲۔ راستے میں ایک بڑا گُنجان جنگل واقِع تھا۔ جب یہ وہاں پُہنچے۔ تو دُور سے خُونخوار جنگلی بھیڑیوں کو اپنی طرف آتے دیکھا امیر آدمی سخت گھبرایا۔ اور گاڑیبانوں سے کہا۔ کہ بیلوں کو تیز دوڑاؤ۔ گاڑیبانوں

نے نہایت تیز دوڑایا۔ لیکن بھیڑیوں نے آ ہی
لیا۔ اور گاڑیوں کو گھیر لیا +

۳۔ یہ حالت دیکھ کر مُلازم سے نہ رہا گیا
اُس نے امیر آدمی سے کہا۔ کہ اس وقت آپ
سب کی جانیں خطرہ میں ہیں۔ بہتر یہ ہو گا۔
کہ میں گاڑی سے نیچے کود پڑوں۔ بھیڑیئے
مجھے کھانے میں مصروف ہو جائینگے۔ اتنے
عرصے میں آپ بہت دُور نکل جائینگے۔ اور
اس طرح سے آپ کی جانیں بچ جائیں گی +

۴۔ امیر آدمی نے کہا یہ سب کچھ ٹھیک
ہے۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ تم اکیلے
اس طرح سے بے موت مارے جاؤ۔ اب
جو کچھ مصیبت پڑے گی۔ سب مل کر
جھیلیں گے۔ اگر مجھے پہلے سے پتہ ہوتا
کہ یہ حادثہ پیش آئے گا۔ تو میں کوئی ہتھیار
ساتھ لے آتا۔ اب پچھتائے کیا ہوتا ہے۔
ہائے افسوس! ہائے افسوس +

۵۔ مُلازم گاڑی سے کودنے کو تیار ہو
گیا۔ امیر نے پھر منع کیا۔ مگر مُلازم گاڑی

سے کُود ہی پڑا۔ اُس کا زمین پر کُودنا
ہی تھا۔ کہ بھیڑیئے اُس پر ٹوٹ پڑے۔
وہ تو اِدھر مشغُول ہو گئے۔ اور گاڑیبان
گاڑیاں دَوڑا کر لے گئے۔ وفادار مُلازم کے
اِس طرح جان دینے سے امیر آدمی اور اُس
کے بال بچّوں کی جانیں بچ گئیں۔

۶۔ جب وہ امیر آدمی وہاں سے اپنے
کام سے فارغ ہُؤا۔ تو پھر دُوسرے راستے
سے جس میں بھیڑیئے نہ تھے۔ اپنے وطن
کو واپس آیا۔ اور اُس وفادار مُلازم کی یاد
میں ایک سرائے بنوائی۔ تاکہ مُسافر وہاں
آرام کریں۔ اور اِس طرح اُس کی یادگار
قائم رہے۔

سوالات

۱۔ مُلازم نے اپنے آقا کے ساتھ کیا سلُوک کیا؟
۲۔ امیر نے اپنے وفادار مُلازم کی کیا یادگار
قائم کی؟
۳۔ اِن جُملوں کا مطلب بتاؤ۔

آپ سب کی جانیں خطرہ میں ہیں +
اُس کا ذہن یہ کہہ رہا تھا کہ بھیڑیئے اُس پر ٹوٹ پڑے +
تم اکیلے بے موت مارے جاؤ +

۹- ہمدردی کا نتیجہ

مُنشی	اسامی	درخواست
مُلاقات	تجربہ	قہقہہ
دِلاسا	خوش خُلقی	ہمدردی

۱- کسی سوداگر کے ہاں ایک مُنشی کی اسامی خالی تھی - دو نوجوان لڑکوں نے اُس کے لئے درخواست دی - سوداگر نے دونوں کو مُلاقات کے لئے طلب کیا +

۲- دونوں لڑکے سوداگر کی خدمت میں

حاضِر ہُوئے - اِن میں سے ایک لڑکے کو مُنشی کے کام کا تجرِبہ بھی تھا - اُس کا لِباس قیمتی تھا - مگر مَیلا - وُہ عُمر میں بڑا تھا - مگر شوخ - برخِلاف اِس کے دُوسرے لڑکے کو کوئی تجرِبہ نہ تھا - اُس کا لِباس معمُولی تھا - مگر صاف وُہ عُمر میں چھوٹا تھا - مگر شریف *

۳ - دونوں لڑکے برآمدہ میں کھڑے تھے کہ سوداگر اُنہیں دیکھنے کے لِئے کمرہ سے باہر نِکلا - ابھی اُن سے کوئی بات نہیں کی تھی کہ اچانک اُس کی نظر ایک لڑکی پر پڑی جو گلی میں جا رہی تھی - راستہ میں کیچڑ تھا بیچاری کا پاؤں پھسل گیا - کیچڑ میں گِر پڑی - اَور رونے لگی +

۴ - بڑے لڑکے نے لڑکی کو گِرتے ہُوئے دیکھ کر ایک قہقہہ مارا اَور کھڑا ہُؤا تماشہ دیکھتا رہا - مگر چھوٹے لڑکے نے دَوڑ کر لڑکی کو اُٹھایا - اُسے دِلاسا دِیا - اَور اپنی جیب سے دو پیسے بھی نِکال کر دِئے - لڑکی پیسے

لے کر خوش ہو گئی اور چلی گئی ؛

۵۔ جب چھوٹا لڑکا واپس آیا۔ تو بڑے لڑکے نے اُس سے کہا۔ بھلا تمہیں اِس جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ اپنے کپڑے بھی کیچڑ میں بھرے اور جیب سے دو پیسے بھی دِلئے۔ مگر وُہ خاموش رہا ؛

۶۔ سوداگر کھڑا ہُوا یہ سارا واقعہ دیکھ رہا تھا۔ چھوٹے لڑکے کی اِس ہمدردی پر وُہ بہت خوش ہُوا۔ اور وہ اسامی اُسی لڑکے کو دے دی۔ بڑے لڑکے نے بہتیرا کہا۔ حضور میں اِس سے زیادہ تجربہ رکھتا ہُوں۔ اور اِس سے زیادہ قابل ہُوں۔ لیکن سوداگر نے ایک نہ سُنی اور اُسے یہ کہہ کر جواب دے دیا۔ کہ تم قابل ضرور ہو لیکن تمہارے دل میں خوش خُلقی اور ہمدردی کا مادہ بالکل نہیں ہے ؛

۷۔ پیارے بچّو! اگر تم میں ہمدردی اور خوش خُلقی کا مادہ ہوگا۔ تو تمہیں ہر ایک

پسند کرے گا۔ اگر شوخی اور بے ادبی کا
مادہ ہوگا۔ تو تم سے ہر ایک نفرت کریگا۔
اور تم ہمیشہ اُس شوخ لڑکے کی طرح
ناکامیاب رہوگے ॥

سوالات

۱۔ چھوٹا لڑکا کیوں کامیاب ہُوا؟
۲۔ سوداگر نے بڑے لڑکے کو اسامی کیوں
نہ دی؟

۱۰۔ باادب بانصیب

سیرت وافر تمیز. غیرت ننگ
تنگدستی خوش بیان جھگڑالو

۱۔ ایک بوڑھے باپ کے بیٹے تھے دو
پیار سے رکھتا تھا وہ ہر ایک کو

۲- جو بڑا تھا اُس کا جوتی نام تھا
تھا جو چھوٹا اُس کا موتی نام تھا
۳- تھا جو جوتی وُہ بڑا تھا باحیا
نیک سیرت نیک دل اَور باصفا
۴- ماں کا تابعدار باوا کا عزیز
لوگ کہتے تھے اُسے وافر تمیز
۵- تھا جو موتی اُس میں غیرت ہی نہ تھی
بات کرنے کی لیاقت ہی نہ تھی
۶- ماں سے تھا ناراض بھائی سے تھی جنگ
تھا نہ کچھ اُس کو خیالِ نام و ننگ
۷- دونوں جب اِسکول میں پڑھنے لگے
اِمتحاں میں پاس اپنے ہو گئے
۸- ہو گئے دونوں ہی پھر نوکر کہیں
عادتِ بد دُور ہو سکتی نہیں
۹- جوتی اچھا تھا ترقی کر گیا
رفتہ رفتہ اعلےٰ عُہدے پر گیا
۱۰- موتی عادت سے بُہت مجبُور تھا
اَور جھگڑنے میں بُہت مشہُور تھا
۱۱- ایک دِن افسر سے جھگڑا ہو گیا

نوکری کو چھوڑ کر گھر چل دیا
۱۲ تنگ دستی سے ہُوا جب تنگ حال
نوکری کرنے کا پھر آیا خیال
۱۳- جا کے اِک دفتر میں وُہ نوکر ہُوا
ایک افسر سے وہاں جھگڑا کیا
۱۴- کان سے پکڑا کیا باہر اِسے
عادتِ بد نے چکھائے کیا مزے
۱۵- گھر پہ بیٹھا ہے بڑا ہے تنگ حال
عادتِ بد چھوڑ دے ہے کیا مجال
۱۶- کیا ہُوا جوتی کے بننے کا سبب
اور موتی کے بگڑنے کا سبب
۱۷- جوتی تابعدار تھا اور خُوش بیاں
موتی جھگڑالو تھا اور تھا بد زباں
۱۸- یاد رکھو یہ نصیحت راز کی
تاکہ دُنیا میں رہو ہر دم خُوشی
۱۹- با ادب ہوتے ہیں ہر دم بانصیب
بے ادب کہتے ہیں رو کر یا نصیب

سوالات

۱- تیسرے - چوتھے - چھٹے اور بارھویں - چودھویں -

اُور سترھویں اشعار کا مطلب بتاؤ +

۲- جوتی کیوں ترقی کر گیا ؟

۳ موتی کیوں تنگ حال رہا ؟

۴- اِس سبق سے تم کیا نتیجہ نکالتے ہو +

۱۱- اِبتدائی زمانے کے ہِندُو

روزمرّہ باوُجُود فِرقے مداخِلت

مُطالِعہ ضُرُوریات تہذیب مُہزشتی

فلسفہ منطق یتیم پارسا صحیح

۱- آج کل کے ہِندُوؤں کا حال تو تُم روزمرہ دیکھتے ہی ہو - آؤ آج تمہیں تمہارے بُزرگوں کا حال بتائیں +

۲- یہ تو تمہیں معلُوم ہے - کہ سب سے پہلے دُنیا میں آریہ جاتی آباد تھی - اِس کی چار بڑی ذاتیں تھیں - برہمن - چھتری - ویش اور شُودر +

۳- برہمن یعنی پرماتما کو پہچاننے والے۔ یہ علم پڑھتے تھے اور دُوسروں کو تعلیم دیتے تھے +

۴- چھتری جو آج کل کھتری کے نام سے موسُوم ہیں۔ یہ علم تو پڑھتے تھے۔ مگر دُوسروں کو تعلیم نہ دیتے تھے۔ محتاجوں کی مدد کرتے تھے۔ مگر خود باوجود حاجت کے کسی سے کچھ نہ لیتے تھے اور مُلک کی حفاظت کرتے تھے +

۵- ویش یہ زراعت اور تجارت کرتے اور شُودر ان پہلے تینوں فرقوں کی خدمت کرتے۔ نہ علم پڑھتے نہ دُوسروں کو پڑھاتے نہ زراعت کرتے نہ تجارت کرتے +

۶- سب فرقے اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ کوئی کسی کے کام میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ اور نہ کوئی اپنے کام سے غافل ہوتا تھا۔ یہ تو اُن کی دُنیاوی زندگی کا حال تھا۔ اب اِن کی رُوحانی زندگی کا حال بھی سُن لو +

۷- اِن کی زندگی کا زیادہ تر حصّہ

پرماتما کی عبادت اور وید شاستر کے مطالعہ میں صرف ہوتا۔ گھر گھر ہون یگیہ ہوتا تھا۔

۸۔ یہ لوگ عبادت دریاؤں کے کناروں اور پہاڑوں کے گوشوں میں کرتے۔ تاکہ کوئی دنیاوی لالچ ان کی عبادت میں خلل نہ ڈالے ہردوار۔ جوالا مکھی۔ جگن ناتھ جی۔ کورو کشیتر اور سومناتھ جی وغیرہ مقدس مقامات ان کی عبادت کی جگہیں تھیں۔

۹۔ ان لوگوں کی ضروریات بہت کم تھیں۔ اسی واسطے ان میں برائیاں نام تک کو بھی نہ تھیں۔ چوری کرنا۔ اور جھوٹ بولنا تو وہ جانتے ہی نہ تھے۔ جو سب برائیوں کی جڑ ہے۔

۱۰۔ راجے۔ مہاراجے اپنے دھرم کی حفاظت میں سرگرم رہتے۔ کوئی کام دھرم کے خلاف نہ ہوتا تھا۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف ہوتی۔ تو وہ سیدھا راجہ کی خدمت میں چلا جاتا۔ اور راجہ اس کی تکلیف دور کر دیتا۔

۱۱۔عام لوگ آپس میں مل جُل کر رہتے کوئی کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرتا۔سب ایک دُوسرے کو اپنا بھائی سمجھتے۔ہمدردی کا مادّہ اُن میں ایسا تھا۔کہ اگر کسی کو کوئی تکلیف ہوتی۔تو سب اُس میں شریک ہو جاتے۔ اور اُسے دُور کرنے کی کوشش کرتے +

۱۲۔یہ سب جتنی باتیں تمہیں اُوپر بتائی گئی ہیں۔تہذیب میں داخل ہیں۔غرض تہذیب ان میں ترقی پر تھی +

۱۳۔چُونکہ سب لوگ امن و امان سے زندگی بسر کرتے تھے۔اِس لئے ہر آدمی اپنے کام میں کمال حاصل کر لیتا تھا۔عبادت کرنے والے رشی اور مہرشی مُنی اور مہامُنی کا درجہ حاصل کر لیتے تھے۔چُونکہ اِس مرتبہ پر پُہنچنے سے ہر طرح کے کمالات اُن پر ظاہر ہو جاتے تھے۔اِس لئے وُہ ان کو کتابوں کی صُورت میں لکھ دیتے تھے۔چُنانچہ فلسفہ۔حکمت۔سائنس۔ اور منطق وغیرہ کے شاستر انہیں رشیوں

کے رکھتے ہوئے ہیں +

۱۴- اِن لوگوں کی عُمریں بہت بڑی ہُوا کرتی تھیں- باپ کی موجُودگی میں اولاد نہیں مرا کرتی تھی- اور نہ چھوٹی عُمر میں بچّے یتیم ہُوا کرتے تھے- بچّے ماں باپ کے فرماں بردار ہُوا کرتے تھے- اور ماں باپ بچّوں پر مہربان ہُوا کرتے تھے +

۱۵- بچّو! تُم نے دیکھ لیا کہ تُمہارے بُزرگ کس قدر مُہذّب- نیک- عالِم اور پارسا تھے- تُمہیں چاہیئے کہ تُم اُن کی پیروی کرو- اور صحیح معنوں میں اُن کی اولاد بن کر دکھاؤ +

سوالات

۱- آریہ جاتی میں چار بڑی ذاتیں کونسی تھیں؟

۲- اپنے بُزرگوں کا کچھ حال سُناؤ +

۳- تُم صحیح معنوں میں اپنے بُزرگوں کی اولاد کب کہلا سکتے ہو؟

۴- اِن کے معنی بتاؤ:-

کوئی کسی کے کلام میں مداخلت نہ کرتا تھا۔
جو سب بُرائیوں کی جڑ ہے +

۱۲۔ پانی مُنی

صرف و نحو   قندھار   کُند ذہن

مایوس   آموختہ   خارج   بخوبی

اُستادِ ہپائی   قابل

۱۔ جس طرح اُردُو کی صرف و نحو ہے۔ اِسی طرح سے سنسکرت کی صرف و نحو بھی ہے۔ آج ہم تمہیں بتائیں گے کہ سنسکرت زبان کی صرف و نحو اِبتدا میں کس شخص نے بنائی +

۲۔ یہ شخص پانی مُنی تھا۔ یہ قندھار

کے پاس ایک مقام شالا طور میں پیدا ہُوا۔ شروع شروع میں یہ اتنا کُند ذہن تھا۔ کہ اوّل تو اُسے سبق سمجھ میں ہی نہ آتا۔ اور جو سمجھ میں آ جاتا۔ وُہ یاد نہ رہتا۔ اُستاد نے بہتیری محنت کی۔ مگر اُس نے کچھ بھی ترقی نہ کی۔ آخر کار اُستاد نے تنگ آ کر اُسے مدرسہ سے نکال دیا ؛

۳۔ پانی مایوس ہو کر اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر کسی نے اُس کو عبادت کرنے کا طریقہ بتایا۔ اور وُہ بیچارہ اِسی میں دِل شوق سے لگ گیا۔ اِس میں اُسے بڑی کامیابی حاصل ہُوئی۔ اور اِس سے اُس کا ذہن کھُل گیا۔ اور اُسے سنسکرت پڑھنے کا پھر شوق پیدا ہُوا ؛

۴۔ ایک دن وُہ پھر اپنے پہلے اُستاد کی خدمت میں گیا۔ اور عرض کی کہ مجھے پھر سنسکرت پڑھاویں۔ مگر اُستاد نے اِنکار کر دیا۔ پانی نے عرض کی کہ اگر میں

آموختہ یاد نہ کروں ۔ تو بے شک مجھے مدرسہ سے خارج کر دیں ۔ میں پھر کبھی نہیں آؤں گا ۔ اِس بات پر اُستاد رضامند ہو گیا ۔ اَور اُسے مدرسہ میں داخل کر لیا ۔ اِس دفعہ اُس نے سبق بخوبی یاد کر لیا ۔ اَور رفتہ رفتہ دُوسرے ذہین لڑکوں سے بھی بڑھ گیا ۔ اُستاد بہت خُوش ہُوا ۔ اَور اُسے زیادہ توجہ سے پڑھانے لگا ۔ یہاں تک کہ پانِنی تھوڑے عرصہ میں ہی سنسکرت کا بڑا عالم بن گیا +

۵ ۔ اُس زمانہ میں سنسکرت کی صرف و نحو باقاعدہ کتاب کی صُورت میں نہ تھی ۔ پانِنی نے سنسکرت لِکھنے اَور پڑھنے کے قاعدوں کو جمع کیا ۔ اَور ایک کتاب کی صُورت میں لِکھ دیا ۔ اَور اُس کا نام اشٹادھیائی رکھا ۔ یہی سنسکرت زبان کی صرف و نحو کی پہلی کتاب ہے ۔ باقی کتابیں سب اِس کے بعد لِکھی گئیں +

۶ ۔ یہ کتاب اُس نے شہر ہری نگر

ہیں مکمّل کی - اور پھر وہیں مدّت تک پڑھاتا
کی بھگتی کرتا رہا - جس سے اُس کو مُنی
کا درجہ حاصِل ہُوا - اِسی واسطے اُس کو
پانِنی مُنی کہتے ہیں +

۴ - اِس سبق سے دو باتوں کا پتہ چلتا
ہے - اوّل یہ کہ ایک کُند ذہن لڑکا کِس
طرح محنت کرنے سے اِس قابِل ہو گیا -
کہ وُہ اُس زبان کی صرف و نحو لِکھے -
جِس کو وُہ خُود کِسی زمانہ میں سمجھ نہ سکتا
تھا - دُوسرے یہ کہ وُہ عِبادت کرنے سے
ایک معمُولی آدمی سے مُنی بن گیا +

سوالات

۱ - پانِنی کو مدرسہ سے کیوں نِکالا گیا تھا ؟
۲ - پانِنی کو مُنی کا درجہ کِس طرح حاصِل ہُوا ؟
۳ - اُس نے کون سی کتاب لِکھی ؟

۱۳- گوتم بدھ

شفقت	علی الصبح	بطن	حکمران
مندرجہ بالا		شمشان	تندرست
اشاعت	روحانیت	اکارت	ہرسے واقعات

۱- پرانے زمانے میں نیپال کے قریب ایک شہر کپل وستو تھا۔ جس کا حکمران مہاراجہ شدھودھن تھا۔ اس کی دو رانیاں تھیں۔ ایک رانی کا نام مہامایا تھا۔ اس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام سدھارتھ رکھا گیا۔ اور جو بعد میں گوتم بدھ کے نام سے مشہور ہوا +

۲- جب یہ لڑکا ذرا سیانا ہوا۔ تو اس کی تعلیم و تربیت میں باپ نے کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ اور اس نے بھی کمال کر دکھایا۔ جب یہ جوان ہوا۔ تو اس کی

شادی ایک راجکماری سے کر دی - اور اُس
کے ہاں ایک لڑکا بھی پیدا ہُوا - مگر باوجُود
اِن سب باتوں کے وُہ ہمیشہ مُتفکر رہتا -
باپ بُہتیرا سبب دریافت کرتا - مگر وُہ
خاموش ہی رہتا ؛

۳ - ایک دِن علے الصُّبح سدھارتھ ایک
امیر کے ساتھ سیر کو جا رہا تھا کہ سامنے
سے ایک آدمی آتا ہُوا دِکھائی دیا - جس
کی پیٹھ کُبڑی تھی - ضُعف کے سبب سے
ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے - سدھارتھ نے
امیر سے پُوچھا - اِس کا حال ایسا کیوں ہے ؟
امیر نے جواب دِیا - کہ یہ شخص بہُت بُوڑھا
ہو گیا ہے - بُڑھاپے میں سب کا حال ایسا
ہی ہو جاتا ہے - سدھارتھ نے پُوچھا - کیا
میرا بھی ہو جائے گا - امیر نے جواب دیا -
کیوں نہیں ؟

اِس بات سے اُس کے دِل پر بہُت
بُرا اثر پڑا ؛

۴ - چند روز کے بعد پھر وُہ ایک دِن

سیر کو جا رہا تھا۔ اور وُہی امیر ساتھ تھا۔ دیکھتا کیا ہے کہ ایک آدمی ہائے ہائے کرتا ہُوا آ رہا ہے۔ دو تین آدمی اُسے سہارا دئے ہُوئے ہیں۔ سدھارتھ نے امیر سے پُوچھا۔ کہ یہ شخص کیوں کراہ رہا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ یہ بیمار ہے۔ اِسے حکیم کے پاس لے جائیں گے۔ اگر علاج ٹھیک ہو گیا تو تندرُست ہو جائیگا۔ ورنہ مر جائیگا۔ اِس بات کا اثر بھی سدھارتھ کے دِل پر بہت بُرا پڑا +

۵۔ اِسی طرح سے ایک دِن پھر سدھارتھ اُسی امیر کے ہمراہ سیر کو جا رہا تھا۔ کہ اُس نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا۔ جو ارتھی اُٹھائے ہُوئے جا رہے تھے۔ اور "رام نام ست ہے" کہتے جاتے تھے۔ سدھارتھ نے امیر سے پُوچھا یہ کیا تماشا ہے۔ امیر نے جواب دیا کہ یہ شخص مر گیا ہے۔ اُس کو شمشان میں جلانے کے لئے لے جا رہے ہیں۔ اِس بات سے بھی اُس کے دِل پر

بہت بُرا اثر ہُوا +

۶- مُندرجہ بالا ہر سہ واقعات سے سدھارتھ سخت حیران ہُوا۔ اَور دل میں سوچنے لگا۔ کہ یہ سب باتیں میرے ساتھ بھی پیش آئینگی کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جس سے نہ انسان بیمار ہو۔ نہ بُڑھاپا آئے۔ اَور نہ مرے۔ اِس لِئے اُس نے اُسی امیر سے پُوچھا۔ کہ کیا کوئی ایسا طریقہ بھی ہے۔ جس سے انسان اِن تکالیف میں مُبتلا ہی نہ ہو۔ امیر نے جواب دیا کہ جو شخص دُنیا کے دھندوں کو چھوڑ کر جنگل میں رہے۔ اَور ہر وقت پرماتما کی عِبادت میں سرگرم رہے۔ البتہ وُہ اِن تکالیف سے بچ سکتا ہے +

۷- سدھارتھ کے دِل میں یہ بات گھر کر گئی۔ چُنانچہ ایک رات وُہ بیوی بچّوں کو سوتا چھوڑ کر جنگل کی طرف چل کھڑا ہُوا۔ تلاش کرنے پر اُسے ایک کامِل گورو مِل گیا اَور وُہ پرماتما کی عِبادت میں دِل و جان سے مشغُول ہو گیا۔ اُس کے باپ کو جب یہ معلُوم

ہُوا - کہ سدھارتھ چلا گیا ہے - تو اُسے جنگل سے واپس لانے کی بہت کوشش کی - مگر سب اکارت گئی - اور وُہ واپس نہ آیا +

۸ - عبادت کرتے کرتے اُس نے رُوحانیت کی سب منزلیں طے کرلیں - اور وُہ ایک مکمل مہاتما بن گیا - پھر وُہ اپنے وطن کو واپس آیا - اور رُوحانیت کی تعلیم لوگوں میں پھیلائی - سب سے پہلے اُس کی بیوی اور بیٹے نے اُس کی تعلیم کو قبول کیا - اور اُس کے چیلے بن گئے +

۹ - اب سدھارتھ گوتم بُدھ کے نام سے مشہور ہُوا - اُس نے تمام ہندوستان میں پھر کر رُوحانیت کی تعلیم پھیلائی - اور اُس کے مرنے کے بعد غیر ممالک مثلاً چین - جاپان اور برہما وغیرہ میں اِس کی تعلیم کی اشاعت کے واسطے اُس کے چیلے گئے - جہاں بہت سے لوگ اِن کے پیرو بن گئے - آج کل بھی مختلف مقامات میں اُس کے

مندر پائے جاتے ہیں ٭

۱۰۔ بُدھ مذہب کے مندروں میں بُدھ کی مورتی رکھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور لوگ اسے پوجتے ہیں۔ برہما میں پوجاریوں کو پونگی کہتے ہیں ٭

سوالات

۱۔ گوتم بُدھ کون تھا؟

۲۔ بُدھ مذہب کہاں کہاں جاری ہوا؟

۳۔ گوتم بُدھ نے کون سی بات پر گھر بار چھوڑا؟

۴۔ کیا جس بات کے لئے گوتم گھر سے نکلا تھا اُس میں اُسے کامیابی ہوئی؟

۵۔ اِن جملوں کا مطلب بتاؤ:-

تعلیم و تربیت میں باپ نے بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اور بیٹے نے بھی کمال کر دکھایا۔ وہ ہمیشہ متفکر رہتا تھا۔ رام نام ست ہے۔ مندرجہ بالا ہر سہ واقعات سے سدھارتھ حیران ہُوا۔ عبادت میں سرگرم رہے۔ انسان ان تکالیف میں مبتلا ہی نہ ہو۔ عبادت میں دل و جان

سے مشغول ہو گیا۔ بہت کوشش کی۔ مگر سب اکارت گئی۔ روحانیت کی سب منزلیں طے کر لیں۔ تعلیم کی اشاعت کے واسطے لوگ اُس کے پیرو بن گئے +

۴۔ سوامی شنکر آچاریہ

فارغ التحصیل مُباحثہ شکست

راشٹی اعلان ہٹ دھرمی ممالک

۱۔ تم پچھلے سبق میں پڑھ آئے ہو کہ آہستہ آہستہ بُدھ مذہب سارے ہندوستان میں پھیل گیا تھا۔ جب راجے اور مہاراجے بُدھ مذہب کے پیرو بن گئے تو عام لوگوں کا تو کیا کہنا۔ یہ لوگ ویدوں اور شاستروں کو نہیں مانتے تھے۔

۲۔ جس زمانہ میں بُدھ مذہب زوروں

تھا۔ اُسی زمانہ میں جنوبی ہند کے علاقہ مالا بار میں سوامی شنکر آچاریہ کی پیدائش ہوئی۔ یہ ذات کے برہمن تھے۔ یہ چھوٹی عُمر میں ہی تمام وید شاستر پڑھ کر فارغ التحصیل ہو گئے تھے۔ جب اُنہوں نے مُلکی حالت کو غور کی نظر سے دیکھا۔ تو ہر طرف بُدھ مذہب کا زور پایا۔ وُہ اُن لوگوں کو ناستک سمجھتے تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے اپنے دل میں پکّا ارادہ کر لیا کہ اب بُدھ مذہب کی بجائے ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہی دھرم کی خدمت ہے۔ چُنانچہ وُہ اِس کام کے لئے گھر سے روانہ ہُوئے ×

۳۔ کئی ایک مقامات پر اُنہوں نے لیکچر دیئے۔ مگر لوگوں پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ اور اُنہوں نے بُدھ مذہب کو نہ چھوڑا۔ آخر اُنہوں نے اِس امر کا اعلان کر دیا۔ کہ اگر بُدھ پنڈت بُدھ مذہب کو سچّا جانتے ہیں۔ تو آئیں میرے ساتھ مُباحثہ کریں اور اپنے آپ کو سچّا ثابت کر کے دِکھائیں۔

اگر وُہ سچّے ثابت ہُوئے - تو مَیں بُدھ مذہب
اِختیار کر لُوں گا - اَور اگر وُہ جھُوٹے ثابت
ہُوئے تو اُنہیں دو شرطیں ماننی پڑیں گی -
ایک تو یہ کہ وُہ ویدک دھرم اِختیار کریں
اَور میرے ساتھ پرچار کا کام کریں - اَور
اگر ویدک دھرم اِختیار نہ کریں - تو ہِندوستان
چھوڑ جاویں +

۴ - اِس اِعلان کے بعد سبھاؤں مُباحثے
ہُوئے - اَور ہر مُباحثہ میں بُدھ مذہب والوں
نے شکست کھائی - جب عام لوگوں نے دیکھا
کہ اُن کے پنڈت ہار گئے - تو وُہ بھی بُدھ
مذہب کو جھُوٹا سمجھ کر ویدک دھرم میں
داخل ہو گئے - اَور کئی ایک نے ہٹ دھرمی
کی - اَور اپنی ضد پر قائم رہے - اَور
ہِندوستان چھوڑ کر دُوسرے ممالک میں
جا بسے +

۵ - برہما - چین - جاپان اَور تبّت وغیرہ
میں جس قدر بُدھ آباد ہیں - وُہ سب مُباحثہ
کی دُوسری شرط کی رُو سے ہِندوستان

بھاگے ہوئے ہیں ۔

۶۔ اِس طرح سے سوامی شنکر آچاریہ نے بُدھ مذہب سے ہندوستان کو پاک کیا۔ اور نئے سرے سے ویدک دھرم کا سِکّہ بِٹھایا۔ اِس وجہ سے لوگ اُن کو جگت گورُو کہا کرتے تھے ۔

۷۔ یہ صرف تیس سال کی عُمر میں ہی اِنتقال کر گئے تھے۔ اور اِس قدر تھوڑے عرصے میں جِس قدر شاندار کام اُنھوں نے کیا ہے۔ یہ اُنہی کا خاص حِصّہ تھا ۔

سوالات

۱۔ سوامی شنکر آچاریہ کون تھے؟

۲۔ سوامی شنکر آچاریہ نے کونسا شاندار کام کیا؟

۳۔ سوامی شنکر آچاریہ نے کس قدر ویدک دھرم کی اِشاعت کی اور بُدھ مذہب سے کس طرح ہندوستان کو صاف کیا؟

۴۔ مُندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ:۔

بُدھ مذہب زوروں پر تھا۔ لوگ راستی پر

نہیں آئیں گے۔ اِعلان کر دِیا۔ شکست کھائی۔ کئی ایک نے ہٹ دھرمی کی۔ بُدھ مذہب سے ہندوستان کو پاک کیا۔ ویدک دھرم کا سِکّہ بِٹھایا۔ وید شاستر پڑھ کر فارِغ التحصیل ہو گئے تھے۔

۱۵۔ گورُو رامداس

باؤلی پروہت ناطہ منگنی
شگن جانشین سنجیدہ پارسا نذرانے
قِطعہ قحط سرگباش سمادھ

۱۔ یہ سکھوں کے چوتھے گورُو تھے۔ اور چھتری خاندان کے سوڈھی بنس سے تھے۔ اِن کے والِدین بہت غریب تھے۔ جو لاہور کو چھوڑ کر گوبِند وال میں جا بسے تھے۔ یہ اُبلے ہوئے چنے بیچا کرتے۔ اور اپنا اور

اپنے والدین کا پیٹ پالا کرتے تھے +

۲ - ایک دفعہ سکھوں کے تیسرے گورو گوبند وال میں ایک باؤلی بنوا رہے تھے۔ بہت سے راج معمار کام پر لگے ہوئے تھے۔ عام آدمی تماشا دیکھ رہے تھے - اُن میں رامداس بھی تھے - یہ گورو کے مکان کے دروازے کے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے گورو نے اپنے خاندانی پروہت کو بلا کر کہا کہ لڑکی کے لئے بر کی تلاش کرو - پروہت نے رامداس کی طرف اشارہ کر کے کہا - کہ کیا بر اس لڑکے کی عمر کا ہو - گورو نے دریافت کیا - یہ لڑکا کس خاندان کا ہے - پروہت نے جواب دیا کہ چھتری سوڈھی ہے - گورو نے کہا۔ خوب - لڑکی کا ناطہ اسی لڑکے کو دے دو - چنانچہ منگنی کا شگن رامداس ہی کی جھولی میں ڈالا گیا +

۳ - اگرچہ گورو امر داس کے ہاں اس لڑکی کے علاوہ اور اولاد بھی تھی - اور چیلے

بھی تھے۔ مگر وُہ اِس لڑکی کو بہُت زیادہ
پیار کیا کرتے تھے۔ اِس لئے اِس لڑکی
کے لائق خاوند راماداس کو ہی اپنے بعد
اپنا جانشین قرار دیا۔ اور یہ بھی ہر طرح
سے اِس کے مُستحق تھے ۔

۴۔ گورو راماداس بڑے سنجیدہ مزاج ۔
بڑے پارسا اور پرماتما کے بھگت تھے۔
وُہ نہایت خوش بیان تھے۔ اُنہوں نے
اپنا بہُت سا وقت مُطالعہ میں صرف کیا۔
اُن کے بہُت سے بھجن جن میں اُنہوں نے
اپنے اُصُول کو بیان کیا ہے۔ گرنتھ صاحب
میں درج ہیں۔ اِن کے پیرو بہُت تھے۔
اور وُہ کمال خُوشی سے اِنہیں نذرانے دیتے
تھے۔ اِس لئے وُہ ایک خوش حال زندگی
بسر کیا کرتے تھے ۔

۵۔ ایک دفعہ لاہور کے مقام پہ شہنشاہِ اکبر
سے اُن کی مُلاقات ہُوئی۔ اکبر اُن سے مِل کر بہُت
خُوش ہُوا۔ اور ایک قطعۂ زمین اُنہیں عطا کیا
چونکہ یہ قطعۂ زمین گول تھا۔ اِس لئے اُس

کا نام چکّہ رام داس مشہور ہو گیا۔ یہاں اُنہوں نے ایک تالاب بنوایا۔ جس کا نام امرت سر رکھا۔ اور اُس میں ایک مندر کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نام ہر مندر رکھا ۔

۱۔ اِس تالاب کے گرد گورو رام داس کے چیلوں اور اور سادھو فقیروں نے آکر جھونپڑیاں ڈالیں۔ اور یہیں آباد ہو گئے۔ اور اخیر میں گورو صاحب بھی گوبند وال سے آکر یہیں آ بسے۔ گورو کو دیکھ کر اور لوگ بھی یہاں آ گئے۔ اور اب اِس آبادی کا نام گورو کا چک پڑ گیا۔ جو بعد میں امرتسر کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اور آج تک امرتسر کہلاتا ہے۔ اور آج کل ایک تجارتی مرکز اور صوبہ بھر میں ایک مشہور شہر ہے ۔

۷۔ گورو صاحب میں ہمدردی کا مادہ یہاں تک تھا کہ ایک دفعہ قحط کے موقعہ پر آپ اکبر بادشاہ سے ملے۔ اور عرض کر کے ایک سال کے لئے لوگوں کا معاملۂ زمین معاف کروا دیا۔ اِس واقعہ سے آپ کی

ہمدردی زمینداروں کے دلوں میں گھر کر گئی اور آپ لوگوں کے درمیان بہت زیادہ ہر دل عزیز ہو گئے ؛

۸۔ آپ کے تین بیٹے تھے۔ سب سے بڑا مہا دیو جو فقیر ہو گیا۔ دوسرا پرتھی داس جو دنیا دار ہو گیا۔ سب سے چھوٹا ارجن مل تھا۔ جو پانچواں گورو بنا ؛

۹۔ آپ سات برس گورو رہنے کے بعد ۱۵۸۲ء میں سرگباش ہو گئے۔ دریائے بیاس کے کنارے آپ کی سمادھ ہے ؛

سوالات

ا۔ مندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ :۔

اپنا اور اپنے والدین کا پیٹ پالا کرتے تھے۔

لڑکی کے لئے بر تلاش کرو ؛

لڑکی کا ناطہ اسی لڑکے کو دے دو ؛

یہ بھی ہر طرح سے اس کے مستحق تھے ؛

ایک مندر کی بنیاد ڈالی ؛

آپ کی ہمدردی زمینداروں کے دلوں میں گھ

کر گئی سات برس گرو رہنے کے بعد بہر گیا ش
ہو گئے۔

۲ گورو رامداس کے حالات اپنے لفظوں میں بیان
کرو۔

۳ امرتسر کا شہر کس طرح آباد ہوا

---

۱۶ - میٹھا بول

دل پسند - ناگوار - پیر - نفرت

۱- ہر اک سے تم کو بولنا میٹھا ہی چاہئے
ہرگز کسی کے دل کو دکھانا نہ چاہئے

---

۲ عزت ہے ایسے لڑکوں کی ہر اک نگاہ میں
عزت پہ اپنی داغ لگانا نہ چاہئے

---

۳ میٹھا تو دل پسند ہے - کڑوا ہے ناگوار
شکر میں تم کو زہر ملانا نہ چاہئے

۴ میٹھا جو بولتے ہیں اُنھیں کہتے ہیں شریف
گندہ سُخن زبان پہ لانا ۔ نہ چاہیئے

۵ کوئی کم ہو یا ہو بچّہ ۔ جوان ہو کہ پیر ہو
نفرت کے ساتھ اُس کو بُلانا ۔ نہ چاہیئے

۶ ماں باپ کا ادب ہو تو اُستاد کا خیال
غیروں کو بھی نظر سے گرانا ۔ نہ چاہیئے

۷ کبھی کوئی غلط تو کرو اُس کو تم مُعاف
اُس کا ہنسی مذاق اُڑانا ۔ نہ چاہیئے

۸ پھر تم کو جان و دل سے بھی رکھینگے سب عزیز
یہ قول راز کا ہے بُھلانا ۔ نہ چاہیئے

سوالات

۱۔ مُندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ :۔
عزّت کو داغ لگانا ۔ شکر میں زہر مِلانا ۔
نظر سے گرانا ۔

۲- دُوسرے - تیسرے - چوتھے - چھٹے اور آٹھویں شعر کا مطلب بتاؤ ٭

۱۷- سانچ کو آنچ نہیں

چکنی چُپڑی - بدخلاف - چرب زبانی
دیرینہ - پڑتال - لاپرواہی -
نشست گاہ - لحظہ - رقیب -
حاسد - وارث

۱- پرشوتم داس ایک سوداگر تھا - اُس کے دو مُلازم تھے - بشن داس اور بھگوان داس - بشن داس سیدھا سادہ آدمی تھا - جس کام کو اُسے کہا جاتا وُہی کرتا اپنے شوق سے اور کام نہ کرتا - اگرچہ اُسے چکنی چُپڑی باتیں کرنی نہ آتی تھیں مگر وُہ ایمان دار ضرور تھا بدخلاف اِس کے

بھگوان داس بڑا چالاک آدمی تھا۔ عِلاوہ بنائے ہُوئے کام کے وُہ مالِک سے بہت سے کام اپنے شوق سے کرتا۔ چرب زبانی کا یہ حال تھا۔ کہ کِسی بات میں پاؤں نہ جمنے دیتا۔ دیکھنے میں بھیگی بلّی چوہوں سے کان کتروائے +

۲۔ پرشوتم داس بھگوان داس کی چکنی چُپڑی باتوں میں آگیا اور کِشن داس سے جو اُس کا دیرینہ مُلازِم تھا۔ تقرِیباً سارا کاروبار لے کر بھگوان داس کے سپُرد کر دِیا۔ اور اُس بیچارے کی تنخواہ بھی گھٹا دی۔ مگر اُس نے اِس بات کی پروا تک نہ کی اور اسی تنخواہ پر اِیمانداری کے ساتھ کام کرتا رہا +

۳۔ بھگوان داس نے اپنا اِعتبار یہاں تک بڑھایا کہ مالِک نے اپنا خزانہ بھی اُس کے سپُرد کر دیا۔ کچھ عرصہ تک اِسی طرح سے کام چلتا رہا۔ اور پرشوتم داس کا اُس پر اِعتبار یہاں تک بڑھا کہ حساب کتاب کی پڑتال بھی کرنی چھوڑ دی +

۴ - مالک کی اس لاپروائی کا بھگوانداس
نے یہ فائدہ اُٹھایا کہ ایک دن موقعہ پاکر
خزانہ میں سے ایک ہزار اشرفیاں نکال
لیں اور باہر جاکر زمین میں گاڑ آیا۔ کہ
جب کبھی موقعہ ملے گا تو وہاں سے نکال
کر اپنے کام میں لے آئیگا ۔

۵ - اس کام کے چند دن بعد اُس نے
یہ چالاکی کی کہ ایک دن خزانہ کی کُنجیاں اپنی
نشست گاہ پر ہی چھوڑ گیا اور دُوسرے دن
وہاں آکر سنبھالیں۔ اتّفاق سے مالک بھی ساتھ
تھا مالک نے بھی کُنجیاں وہیں پڑی ہوئی
دیکھیں۔ بھگوان داس نے اُن کو ہاتھ میں
اُٹھاکر ہاتھ جوڑ کر عرض کی حضور مجھ سے
سخت غلطی ہوگئی ہے۔ کہ ان کو یہاں بھول
گیا مالک نے کہا "معمولی بات ہے"۔ مالک
تو وہیں کُرسی پر بیٹھ گیا اور وہ خزانہ کھول
کر رقم کی پڑتال کرنے لگا۔ جب سب
رقم گن چُکا۔ تو "ہائے لُٹ گیا" کا ایک نعرہ
مارا اور بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑا۔

۶- مالک اِس واقعہ سے سخت پریشان ہُوا- فوراً اُس کے مُنہ پر گلاب کے چھینٹے دِیئے- لخلخہ سُنگھایا اُس کا سر سہلایا- اِتنے میں اُسے کچھ ہوش آیا- تو مالک نے پُوچھا کیا واقعہ ہے؟ بھگوان داس نے کانپتے ہُوئے کہا- حضُور! مَیں لُٹ گیا! مَیں تباہ ہوگیا! خزانہ میں ایک ہزار اشرفیاں نہیں ہَیں- اور پھر "ہائے کھوٹی قسمت" کا نعرہ مار کر پھر گرنے کو تیّار ہی تھا کہ مالک نے سنبھالا اور کہا معمُولی بات ہَے- اِتنا کیوں گھبرا رہے ہو- کچھ ہوش کرو- تُم تو بالکُل پاگل ہُوئے جاتے ہو- ایسا نہیں کیا کرتے+

۷- بھگوان داس نے عرض کی- حضُور اگر مَیں نے خرچ کی ہوتیں- یا حساب میں بھُول چُوک ہوتی تو معمُولی بات تھی- مگر اب یہ معمُولی بات نہیں ہَے- سنگین بات ہَے- میرا رقیب مجھ سے زبردست نکلا سوداگر نے پُوچھا یہ رقیب زبردست نکلنے کی کیا بات

ہے؟

۸- اُس نے بیان کیا - کہ جب سے مَیں جناب کے ہاں مُلازِم ہُوا ہُوں اُسی دِن سے بِشن داس مجھ سے لاگ ڈانٹ رکھتا ہے - کیونکہ آپ نے تقریباً سب کام اُس سے لے کر میرے سپُرد کر دِیا تھا - تنخواہ گھٹنے پر اُس کی حسد کی آگ اَور بھی بھڑکی اَور جب خزانہ آپ نے میرے سپُرد کر دِیا تو وُہ اَور بھی سٹ پٹایا وُہ موقعہ کی تاک میں رہا اَور آج اُسے مجھے نیچا دِکھانے کا موقعہ مِل گیا +

۹- سوداگر کو اُس کی چکنی چُپڑی باتوں پر اِعتبار آگیا اور اُس نے بِشن داس کو پولیس کے حوالہ کر دِیا - کہ مُعامِلہ کی تحقیقات کی جاوے - پولیس نے بِشن داس کو بُہتیرا مارا - بُہتیرا پیٹا - مگر اُس بیچارے نے چوری کی ہوتی تو مانتا - آخر تھانے دار نے سوداگر سے کہا کہ آپ کے دو ہی تو مُلازم ہیں - اِس کو ہم بُہتیرا مار پیٹ چُکے ہیں - مگر کوئی سُراغ نہیں چلتا - آپ اپنا دُوسرا

مُلازم ہمارے سپُرد کیجئے۔ اُس سے دریافت کریں شاید اُس نے ہی شرارت کی ہو۔ اور مُفت میں اِس بیچارے کا نام لیتا ہو۔

۱۰۔ سوداگر نے جواب دیا۔ نہیں جناب دُوسرا مُلازم نہایت شریف آدمی ہے۔ اور میرا بہُت ہی خیر خواہ ہے۔ اور دُوسری بات یہ کہ مجھے اُس پر بے ایمانی کا گمان بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جب اُسے معلُوم ہُوا کہ اِس قدر رقم گم ہے۔ تو اُسے غش آگیا میں وہیں پاس ہی بیٹھا تھا۔ اگر میں اُسے نہ سنبھالتا تو وُہ شاید اِس صدمہ سے مر ہی جاتا۔ کیا یہ اُس کے سچّا ہونے کے لئے کافی ثبوت نہیں ہے؟

۱۱۔ تھانے دار نے سوداگر سے کہا۔ آپ تو بہُت ہی بھولے ہیں۔ معلُوم ہوتا ہے۔ آپ اس کے فریب میں آگئے ہیں۔ سوداگر نے کہا نہیں صاحب فریب نہیں ہے۔ واقعہ سچ معلُوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کِشن داس اُس سے حسد کرتا ہے۔ اور موقعہ ہاتھ لگنے پر نُقصان

پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑنا۔ تھانے دار نے کہا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو ہمیں ذرا دریافت تو کر لینے دو۔ اگر وہ سچا ہُوا تو اُس کی سچائی اور زیادہ ثابت ہو جائے گی اور آپ کا روپیہ ڈھونڈنے کی اور کوئی تدبیر سوچیں گے +

۱۲۔ سوداگر کا دِل تو نہیں چاہتا تھا۔ کہ وہ بھگوان داس کو تھانے دار کے ہمراہ بھیجے۔ مگر تھانیدار کے کہنے سُننے سے بھیج ہی دیا۔ تھانیدار نے اِس کو تھانہ میں لے جاکر پُوچھا تو وُہ لگا اِدھر اُدھر کی باتیں بنانے۔ تھانیدار فوراً تاڑ گیا۔ کہ یہ فریبی اور مکار ہے۔ اور یہ ساری اِسی کی شرارت ہے۔ اُس کے کان پکڑوا دِئے۔ اور اُس کی ننگی پیٹھ پر کوڑے لگانے شروع کئے۔ ابھی پانچ سات ہی لگے تھے۔ کہ وُہ بلبلا اُٹھا۔ کہ حضور اشرفیاں میرے پاس ہیں بتاتا ہوں۔ تھانیدار اُس کے ہمراہ گیا اور جہاں اشرفیاں زمین میں گاڑی

ہوئی تھیں وہاں سے نکلوا کر لایا - اُدھر سوداگر کو بُلا کر وُہ اشرفیاں واپس دلائیں اور سارا واقعہ بیان کیا ÷

۱۳- سوداگر کی اب آنکھیں کُھلیں - کہ بشن داس سچا تھا - اور بھگوان داس فریبی تھا - چُنانچہ بھگوان داس کو تو خیانت کے جُرم میں چھ ماہ قید سخت کی سزا ہُوئی اور بشن داس کو سوداگر نے وُہ ہزار اشرفیاں بھی انعام دیں - اور اُس کی تنخواہ بھی بڑھا دی - اور پہلے سے زیادہ اُس کی عزت کرنے لگا - چُونکہ اُس سوداگر کے کوئی لڑکا نہ تھا - اس لئے وُہ مرتے وقت بشن داس کو ہی اپنا وارث قرار دے گیا ÷

مثل مشہُور ہے :-

سچے کی تو عزت ہی بڑھے گی جو کریں جانچ
مشہُور مثل ہے - کہ نہیں سانچ کو کچھ آنچ

سوالات

۱- مندرجہ بالا مثل کا مطلب بتاؤ ؟

٢- بھگوان داس کیسا آدمی تھا؟
٣- بھگوان داس نے اپنے فریب کا کیا نتیجہ بھگتا؟
٤- بسنت داس کیسا آدمی تھا؟
٥- بسنت داس نے اپنی ایمانداری کا کیا پھل اُٹھایا؟
٦- مندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ:-

اُسے چکنی چُپڑی باتیں کرنی نہ آتی تھیں۔ اُس کی چرب زبانی کا یہ حال تھا۔ کہ کسی بات میں پاؤں نہ جمنے دیتا تھا۔ دیکھنے میں بھیگی رتی چوہوں سے کان کٹوائے۔ سوداگر کی اب آنکھیں کھلیں۔

١٨- برسات

جل تھل - طُغیانی - ٹرّائینگے - بھبھوت

مخمل - چنگھاڑ - تراوت - ہریاول

١- اہلو! برسات کا موسم آگیا۔ ہوا ٹھنڈی ہوگئی۔ وہ دیکھنا سامنے سے کیسی کالی

گھٹا اُٹھی ہے یہ تو مُنہ زور برس کر ہی
رہے گی ۔

۲- آہا ہا بوندیں پڑنی شروع ہوئیں
اب تو زور کی بارش ہونے لگی - چاروں
طرف جل تھل کا عالم ہو گیا - گلی کوچوں
کا پانی نالوں کی طرح بہ رہا ہے - ندی
نالوں میں طغیانی آ جائے گی - آج رات
کو پپیہا - پی پی کرے گا - مینڈک ٹرائیں گے -
گرمی کے موسم میں یہ زمین کے شگافوں
اور درزوں میں پڑے سوتے ہیں - جب
برسات آتی ہے تو جاگ اُٹھتے ہیں اور
برسات کے آنے پر خوشی مناتے ہیں ۔

۳- برسات میں دُنیا کی حالت ہی بدل
جاتی ہے - درخت جو گرد و غبار سے اٹے
پڑے تھے - اور ایسے معلوم ہوتے تھے
جیسے کوئی سادھو اپنی جٹوں میں بھبوت
رمائے بیٹھا ہے - اب ایسے معلوم ہوتے
ہیں جیسے کوئی نہائے دھوئے نکھرا کھڑا
ہے - زمین پر جدھر نظر اُٹھا کر دیکھو ہری

ہری گھاس ایسی نظر آتی ہے۔ جیسے سبز مخمل کا بچھونا بچھا ہُوا ہے ۔

۴- باغوں میں چل کر دیکھو تو اور ہی بہار ہے۔ جو پودے گرمی کی شدّت سے مُرجھائے ہُوئے تھے۔ اب ہرے ہو رہے ہیں۔ انار کے پودوں پر سُرخ سُرخ پھُول دُور سے ایسے معلُوم ہوتے ہیں جیسے چمن میں آگ لگی ہُوئی ہے۔ ان کے نیچے مور ناچتے ہُوئے کیا بھلے معلُوم ہوتے ہیں اور کبھی کبھی جب بادل گرجتا ہے تو ایسی چنگھاڑ مارتے ہیں کہ سارا جنگل گونج اُٹھتا ہے۔ درختوں کی شاخوں پر بُلبُلیں قمریاں۔ فاختائیں اور طرح طرح کے جانور چہچہا رہے ہیں ۔

۵- پرماتما کی قدرت دیکھو! برسات سے پہلے گرمی کی تیزی سے جی چھُوٹ رہے تھے۔ ایسا معلُوم ہوتا تھا جیسے دُنیا اُجڑی چلی جا رہی ہے۔ اور اب ایسا معلُوم ہوتا ہے جیسے پھر آباد ہو رہی ہے۔ گرمی کے موسم

میں پیاس الگ ستاتی تھی ۔ تو الگ بدن جھُلستی تھی ۔ مگر اب ہریاول کو دیکھ کر آنکھوں میں تراوت آتی ہے ۔ ہوا کے ٹھنڈے جھونکوں سے جی الگ خوش ہوتا ہے ۔ پیاس کا تو نام و نشان ہی نہیں رہتا ۔

۶ ۔ یہ موسم سارے سال کا بادشاہ کہلاتا ہے ۔ اگر اِس موسم میں بارش نہ ہو تو مویشیوں کے لئے چارہ نہ ہو ۔ انسانوں کے لئے اناج پیدا نہ ہو ۔ خلقت گرمی کی شدّت سے الگ مرے اور بھوک پیاس سے الگ ۔

۷ ۔ جہاں نہریں جاری ہیں اگرچہ وہاں کسان بارش کی کمی محسوس نہیں کرتے ۔ مگر پھر بھی فصلیں پوری پیداوار نہیں دیتیں ۔ لیکن راجپوتانے جیسا علاقہ جہاں نہریں نہیں ہیں ۔ وہاں برسات کا موسم تو اِن لوگوں کی جان ہے ۔ اُن کے جوہڑ پانی سے بھر جاتے ہیں جن کو وہ سارا سال اِستعمال کرتے ہیں ۔ گھاس ہو جاتی ہے ۔ جو مویشیوں

کے چارہ کے کام آتی ہے۔ باجرہ کی فصل ہو جاتی ہے۔ جو اُن کے سارے سال کے لئے کافی ہوتی ہے ۔

۸۔ اِس موسم کا ایک فائدہ اور بھی ہے۔ کہ اگر گرمی کے فوراً بعد سردی کا موسم آجاتا تو مخلوق کے تباہ ہو جانے میں کوئی کسر نہ رہتی۔ جس طرح دھوپ سے آنے والے آدمی کو فوراً کمرے میں آکر کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن اُس پرماتما کی قدرت کے قربان جائیے جس نے دونوں موسموں کے درمیان اس موسم کو بنا دیا۔ تاکہ اِس موسم میں آنے والی سردی کے برداشت کرنے کی قوت پیدا ہو جائے ۔

سوالات

۱۔ برسات کا موسم کب آتا ہے؟
۲۔ برسات کے موسم سے کیا کیا فائدے ہیں؟
۳۔ برسات کے موسم کو سال کا بادشاہ کیوں کہتے ہیں؟

۴- چوتھے پھیرے کی اُلٹا لکھو ۔

۵- اِن کا مطلب بتاؤ :-

گرمی کی تیزی سے جی چھوٹ رہے تھے ۔

پیاس کا تو نام و نشان ہی نہیں رہتا ۔

جہاں نہریں نہیں ہیں - وہاں برسات کا موسم تو اُن لوگوں کی جان ہے ۔

۱۹- نباتات

دیوان خانے - گلدستے - گلدانوں لیمپ - سیاہی چوس - جذب کھاد - تجربہ

۱- ایک دن پنڈت سچدیو اپنے دیوان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے - کہ اُن کے مالی نے دو گلدستے لاکر اُن کے سامنے پیش کئے - اُنہوں نے قبول کر کے اپنے نوکر کرم چند کو اشارہ کیا - کہ لے لو - اُس نے لے لئے

دو گلدانوں میں پانی ڈالا۔ اور ان میں دونو گلدستے رکھ کر میز پر رکھ دئے۔ پنڈت جی کا چھوٹا لڑکا باشدیو بھی اُن کے پاس کھیلتا تھا پوچھنے لگا۔ پِتا جی۔ ان گلدستوں کو پانی میں کیوں ڈال دیا ؛

پنڈت جی۔ بیٹا چونکہ یہ اپنے پودوں سے جُدا کئے گئے ہیں اِس لئے یہ خوراک نہ ملنے کے سبب سے جلدی ہی مُرجھا جائینگے۔ پانی میں اِن کی خوراک کسی قدر موجود ہوتی ہے۔ اِس لئے یہ تھوڑی مُدت تر و تازہ رہیں گے اور اپنی بہار دکھائیں گے ؛

باشدیو۔ کیا یہ بھی خوراک کھاتے ہیں ؛

پنڈت جی۔ جس طرح انسان اور حیوانات خوراک کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح نباتات بھی بغیر خوراک کے زندہ نہیں رہ سکتے ؛

باشدیو۔ پِتا جی یہ نباتات کیا ہوتے ہیں یہ نام تو مَیں نے آج ہی سُنا ہے ؛

پنڈت جی۔ بیٹا۔ گھاس پھوس۔ پودے

اور درخت وغیرہ جتنی چیزیں زمین سے اُگتی ہیں۔ اُن سب کو نباتات کہتے ہیں۔

باشدیو۔ تو یہ اپنی خوراک کس طرح سے کھاتے ہیں۔ اِن کے تو مُنہ نہیں ہیں دُوسرے خوراک لیتے کہاں سے ہیں۔

پنڈت جی۔ اِن کی خوراک ایک تو زمین میں موجود رہتی ہے یہ وہاں سے اپنی جڑوں کے ذریعے سے اس طرح کھینچ لیتے ہیں۔ جس طرح لیمپ کی بتی تیل کو کھینچ لیتی ہے۔ دُوسرے ہوا میں ہوتی ہے جس کو اِن کے پتے سیاہی چوس کی طرح جذب کر لیتے ہیں۔

باشدیو۔ زمین میں سے یہ کیا خوراک لیتے ہیں۔

پنڈت جی۔ تم کئی دفعہ باغ میں گئے ہو اور مالی کو دیکھا ہوگا۔ کہ وُہ پودوں کی جڑوں میں کھاد اور پانی ڈالا کرتا ہے۔ یہی اُن کی خوراک ہے۔ اِس کا اثر وُہ اپنی جڑوں کے ذریعہ سے کھینچ لیتے ہیں۔

باشدیو - لیکن وہ تو بعض بڑے بڑے درختوں کی جڑوں میں کھاد ڈالتا ہی نہیں۔ اور کبھی کبھی تو پانی بھی نہیں ڈالتا +

پنڈت جی - جو درخت بڑے ہوتے ہیں اُن کی جڑیں بھی لمبی ہوتی ہیں۔ اور زمین میں بہت دُور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اِس لئے وُہ اپنی خوراک زمین میں سے خود تلاش کر لیتی ہیں۔ اور جن پودوں کی جڑیں چھوٹی ہوتی ہیں وُہ دُور سے تو خوراک حاصل نہیں کر سکتے اور اِن کے آس پاس کی خوراک ختم ہو جاتی ہے تو اُن کو اور خوراک بہم پُہنچانے کے لئے اُن کی جڑوں میں کھاد اور پانی ڈالا جاتا ہے +

باشدیو - اور وُہ ہوا سے پتوں کے ذریعے کیا لیتے ہیں +

پنڈت جی - ہوا سے سانس لیتے ہیں جیسے ہمیں تمہیں ہوا کی ضرورت ہے اُنہیں بھی ہے +

باشدیو - تو کیا اگر وُہ ہوا سے سانس

لیں تو مرجھا جائیں؟

پنڈت جی - کیوں نہیں - تم ایک پودا زمین سے اکھاڑ کر صندوق میں بند کر دو کچھ دنوں کے بعد مرجھا جائیگا۔

باسدیو - مگر اسے تو پانی نہیں ملے گا - اگر پانی ڈال دیں تو شاید نہ مرجھائے۔

پنڈت جی - نہیں ضرور مرجھا جائیگا - چاہے تم ایک برتن میں پانی ڈال کر اس میں پودا رکھ کر صندوق میں رکھ دو۔

باسدیو - تو بہت اچھا میں اس کا تجربہ کر کے دیکھوں گا۔

پنڈت جی - بڑی خوشی سے تجربہ کرو۔

باسدیو - مالی - ہمیں ایک پودا لا دو ہم اس کا تجربہ کر کے دیکھیں گے۔

مالی - بہت اچھا حضور - میں کل لے کر حاضر ہونگا۔

سوالات

۱- نباتات کسے کہتے ہیں۔

۲۔ نباتات زمین میں سے کس طرح خوراک حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کی خوراک کیا ہے؟
۳۔ اگر ایک صندوق میں پودا بند کر دیں تو کیوں مرجھا جائیگا؟

۲۰۔ مٹی کا تیل

چشمے۔ کنستر۔ مقابلتہً۔ دیوار گیر۔ مضرِ صحت۔ دھندلا۔ چمنی۔ گیس۔ ہنڈے۔ مقصود۔ محتاط

۱۔ لڑکو۔ تمہارے گھروں میں مٹی کا تیل روز جلتا ہے۔ کبھی یہ بھی خیال کیا ہے۔ کہ اسے مٹی کا تیل کیوں کہتے ہیں۔ اور یہ کہاں سے حاصل ہوتا ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہے اور کیا نقصان ہے؟ لو ہم اس کی بابت تمہیں کچھ بتائے دیتے ہیں۔

۲- چونکہ یہ تیل زمین سے نکلتا ہے۔ اِس واسطے اِسے مٹّی کا تیل کہتے ہیں۔ پانی کی طرح اِس کے بھی چشمے پھوٹتے ہیں برہما میں یہ چشمے بہت زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہاں سے کنستر بھر بھر کر باہر بھیجتے ہیں ÷

۳- پہلے لوگ سرسوں کے تیل سے چراغ جلاتے تھے۔ مگر اِس کی روشنی مدھم ہُوا کرتی تھی۔ جب سے مٹّی کا تیل بازار میں آیا ہے۔ لوگ سرسوں کے تیل کا استعمال چھوڑ گئے ہیں۔ کیونکہ مٹّی کا تیل مُقابلتہً سستا بھی ہے۔ اور اِس کی روشنی بھی تیز ہوتی ہے ÷

۴- مٹّی کے تیل کا اِستعمال روشنی کے واسطے مُختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ بعض دیوارگیر لمپوں میں استعمال کرتے ہیں اور بعض لالٹینوں میں۔ بعض فرشی اور چھت کے لمپوں میں جلاتے ہیں۔ اور بعض معمولی چراغوں میں ÷

۵- معمولی چراغوں میں مٹّی کا تیل جلانا سخت مُضِر صحت ہے - اِس سے بد بُو پھیلتی ہے - جو دماغ کو پریشان اور پراگندہ کرتی ہے - زکام ہو جاتا ہے - جو سب بیماریوں کی ماں ہے - سانس کے ساتھ جو دُھواں اندر جاتا ہے - اُس سے اور بھی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں - چنانچہ تجربہ سے ثابت ہُوا ہے - کہ جو لوگ ایسا چراغ جلاتے ہیں اُن کے تھوک سیاہ ہوتے ہیں - پھر جس کمرہ میں یہ جلایا جاتا ہے - اُس کی دیواریں اور چھت سیاہ ہو جاتی ہے - اگر کوئی کپڑا لٹکتا ہو تو وُہ بھی سیاہ ہو جاتا ہے - دم علیحدہ گھُٹتا ہے - پھر جس مطلب کے لئے جلایا جاتا ہے - وُہ بھی پُورا نہیں ہوتا - کمرہ ایسا دُھندلا ہو جاتا ہے کہ باہر سے آنے والے کو اندر بیٹھا ہُوا آدمی دکھائی نہیں دیتا - ایسا دیا جلانے سے تو نہ جلانا بہتر ہے ؂

۶- یہ تیل کسی ایسے لیمپ میں نہ جلانا

چاہیئے - جس پر چمنی نہ ہو - جس کی بتّی کم چوڑی ہو - یا جس کی روشنی پھیلتی نہ ہو ۔

۷ - گیس کے ہنڈوں میں بھی اِس تیل کا اِستعمال کرتے ہیں - اس کے ایک حصّہ میں مٹّی کا تیل بھر دیتے ہیں - پھر پمپ سے اِس میں ہوا بھر دیتے ہیں - اِس ہوا سے مٹّی کا تیل گیس یعنی ہوا کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے - اور وُہی گیس ایک خالی تار کے ذریعہ سے گذر کر روشنی کے مُقام پر جلتی ہے اور روشنی دیتی ہے۔ اس کی روشنی تو بہت تیز ہوتی ہے۔ مگر اِس پر قیمت زیادہ خرچ آتی ہے ۔

۸ - روشنی کے علاوہ اِس کو حرارت پہنچانے کے لئے بھی اِستعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ انگریزی چولھے میں یہ تیل گیس کے ہنڈے کے اصُول پر جلایا جاتا ہے۔ مگر اِس میں روشنی پھیلانے والا پُرزہ لگا ہُوا نہیں ہوتا - صرف حرارت دیتا ہے۔ اِس پر

پانی گرم کر لو۔ چائے پکا لو۔ دال۔ سبزی۔
ترکاری کچھ ہی پکا لو سب پک جاتا ہے
سفر میں لئے پھرو۔ بڑے آرام کی چیز
ہے ۔

۹۔ اس میں بھاری خوبیاں ہیں سستا
بھی ہے روشنی بھی بہت تیز دیتا ہے۔
حرارت بھی بہت دیتا ہے۔ مگر اس میں
سب سے بڑا عیب یہ ہے۔ کہ یہ بھک
سے اڑ جاتا ہے ۔

۱۰۔ تم نے دیکھا ہوگا بعض عورتیں یا
آدمی آگ جلانے کے واسطے لکڑیوں پر
مٹی کا تیل ڈال دیتے ہیں۔ اور دیا سلائی
دکھا دیتے ہیں اور وہ جھٹ جل جاتا ہے
جہاں آگ نہیں لگتی۔ وہاں بھی لگ
جاتی ہے۔ ایسا کرنے سے بعض دفعہ کئی
ایک کے ہاتھ جھلسے گئے ہیں۔ ایسا بالکل
نہیں کرنا چاہئے ۔

۱۲۔ جس کمرہ میں مٹی کا تیل رکھا ہو
اس میں احتیاط سے آگ جلانی چاہئے

دشمن ہے۔ غلطی سے تیل کو آگ لگ جائے اور وہ بھک سے اُڑ جائے۔ اور سارے مکان کو آگ لگ جائے پھر اس کمبخت کا بجھانا بھی مشکل ہے۔ اس لئے اس کا کنستر کھولنے میں بھی محتاط رہنا چاہئے۔

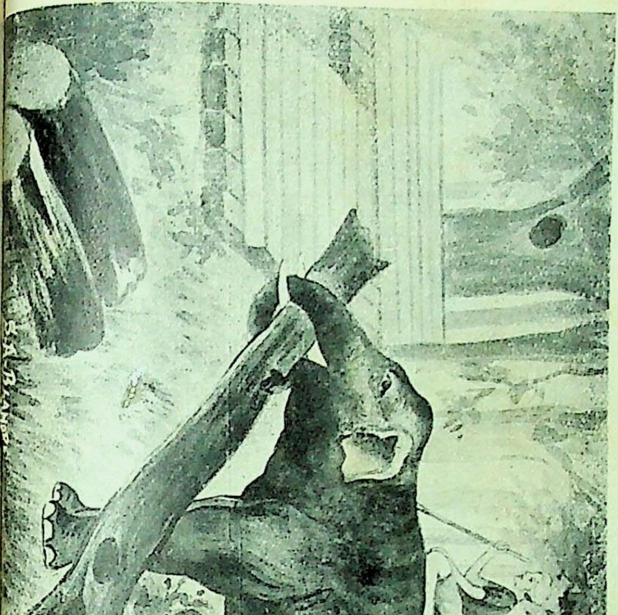
سوالات

۱۔ مٹی کے تیل کو مٹی کا تیل کیوں کہتے ہیں اور یہ کہاں پایا جاتا ہے؟

۲۔ مٹی کے تیل کے کیا کیا فائدے ہیں؟

۳۔ اس سے کیا کیا نقصان ہیں؟

۴۔ اس میں کیا کیا احتیاط چاہئے؟



۲۱- ہاتھی

ارنف - ارنف - چھاج - چندھیائی ہوئی - سونڈ - ہودج - مہاوت - لگام - انکس - دھت دھت - بڑی بڑی قلعہ شکن - ایجاد - مشتک

۱- دیکھنا - تصویر میں ایک ہاتھی سونڈ میں ایک شہتیر اٹھائے جا رہا ہے - اور ساتھ ہی ارنف - ارنف کی آواز نکال رہا ہے - گویا کہتا ہے - کہ پیچھے ہٹ جاؤ کہیں چوٹ نہ لگ جائے ؛

۲- دیکھنے میں یہ جانور اگرچہ بھدا معلوم ہوتا ہے - چھوٹی سی گردن - چوڑے چوڑے کان جیسے چھاج بندھے ہوئے ہیں - چندھیائی ہوئی آنکھیں اور بہت لمبی ناک

مگر طاقتور بہت ہوتا ہے - یہی شہتیر جس کو وہ اٹھائے جا رہا ہے - شاید پچاس آدمی بھی نہ اٹھا سکیں ؛

۳- اس کی لمبی لمبی ناک جسے سونڈ کہتے ہیں - اور جانوروں کی طرح محض سانس لینے کے لئے ہی نہیں بنی - بلکہ یہ اس سے بہت سے کام لیتا ہے - چونکہ اس میں گوشت کم ہوتا ہے اور پٹھے زیادہ - اسی واسطے جدھر چاہتا ہے موڑ توڑ لیتا ہے - جو چیز چاہے اس سے اٹھا لیتا ہے - بڑے بڑے درختوں کو اسی سونڈ میں لپیٹ کر جڑ سے اکھاڑ ڈالتا ہے - پانی اسی سے پیتا ہے - پانی سونڈ میں بھر کر حلق میں ڈال لیتا ہے - اس کے سرے پر انگلیوں کی طرح دو نشان سے ہوتے ہیں - جن سے یہ سوئی جیسی باریک چیز کو بھی اٹھا لیتا ہے - اور ان میں اس قدر تیز حس ہوتی ہے - کہ ہر ایک چیز کو ٹٹول کر معلوم کر لیتا ہے ؛

۴- اس کی پیٹھ پر بوجھ بھی لادتے ہیں -

اور سواری بھی کرتے ہیں۔ سواری کے لئے
اس پر ہودج باندھتے ہیں۔ اور اس میں
بیٹھ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ بیٹھا ہوا بھی آدمی
کے قد سے اونچا ہوتا ہے۔ اس لئے
سیڑھی لگا کر اس پر چڑھتے ہیں۔ اس کو
دوڑتے ہوئے دیکھو تو ہنسی آتی ہے ۔

۵۔ گھوڑے کی طرح اس کو لگام دینے
کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مہاوت اس کی
گردن پر بیٹھ جاتا ہے۔ ہاتھ میں آنکس
پکڑ لیتا ہے۔ جدھر پاؤں سے اشارہ
کرتا ہے۔ یہ اُدھر ہی چل دیتا ہے۔
جب یہ کبھی شرارت کرتا ہے تو مہاوت
آنکس چبھو دیتا ہے۔ اور یہ باز آ جاتا
ہے۔ جب اس کو بٹھانا ہوتا ہے۔ تو مہاوت
دھت دھت کہتا ہے۔ فوراً بیٹھ جاتا ہے
اور بری بری کہتا ہے تو اُٹھ کھڑا ہوتا
ہے۔ یہ سوا مہاوت کے کسی اور کا کہنا
نہیں مانتا ۔

۶۔ اس کی خوراک گھاس اور چارہ بھی

ہے اور اسے راتب بھی کھلاتے ہیں - یہ جو دو لمبے لمبے سفید دانت سونڈ کے دونوں طرف دکھائی دیتے ہیں - کھانے کے نہیں ہیں - یہ تو محض خوبصورتی کے لئے ہیں اور کھانے کے دانت اور ہیں - اسی واسطے کہا کرتے ہیں - کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" یہ دکھانے کے دانت بڑے قیمتی ہوتے ہیں - ان کے بٹن چاقو - چھریوں کے دستے - سرمے دانیاں - اور صندوقچیاں وغیرہ بناتے ہیں ؛

۷- پچھلے زمانے میں جب قلعہ شکن توپیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں - لڑائیوں میں ہاتھیوں سے قلعوں پر حملہ کروایا کرتے تھے - ہاتھی کے مستک پر لوہے کا ایک چوڑا ٹکڑا باندھ کر حکم دیتے کہ "ریل دو" ہاتھی ہٹ ہٹ کر زور سے ٹکریں مارتا - اور دو تین ٹکروں میں قلعے کی بنیادیں ہلا دیتا - اس زمانے میں جس راجہ کے پاس زیادہ ہاتھی ہوتے تھے - وہی زبردست راجہ سمجھا جاتا تھا ؛

۸- ہاتھی جنگلی جانور ہے۔ اسے پکڑ کر ہلا لیتے ہیں اور سدھا لیتے ہیں۔ برہما اور افریقہ کے جنگلوں میں بہت پایا جاتا ہے۔ جنگل میں یہ ٹولیوں میں پھرا کرتے ہیں۔ قطار میں سب سے آگے ایک ہتھنی ہوتی ہے۔ ہتھنی ہاتھی کی نسبت زیادہ سیانی ہوتی ہے یہ چلتے وقت سونڈ سے زمین کو دباتی جاتی ہے۔ تاکہ کوئی خطرہ نہ ہو۔ کیونکہ شکاری ان کو پکڑنے کے لئے زمین میں گڑھے کھود کر اوپر سرکنڈے ڈال کر مٹی ڈال دیتے ہیں جب کوئی ہاتھی اتفاق سے اوپر سے گذرتا ہے تو سرکنڈے ہاتھی کا بوجھ نہیں سہار سکتے اور وہ گڑھے میں گر جاتا ہے۔ پھر اسے کئی دن تک بھوکا رکھ کر باہر نکال کر ہلا لیتے ہیں۔

۹- جنگلی ہاتھی کے پکڑنے کی ایک ترکیب یہ بھی ہے کہ جنگل کے جس حصہ میں ہاتھی ہوتے ہیں۔ اس کے گرد لکڑیوں کا ایک مضبوط جنگلا باندھ دیتے ہیں۔ اس کے اندر ایک اور

چھوٹا سا جنگلا بنا دیتے ہیں - اِس میں پالتو ہاتھی کھڑے کر دیتے ہیں - جنگلی ہاتھیوں کو ڈرا کر اِس جنگلے میں داخل کر کے پھاٹک بند کر دیتے ہیں - اور پالتو ہاتھیوں کے مدد سے جنگلی ہاتھیوں کی گردنوں اور پاؤں میں پھندے ڈال دیتے ہیں - اور اُنہیں مضبوط جکڑ دیتے ہیں - کچھ دن اُنہیں بھوکا پیاسا رکھ کر پھر سدھا لیتے ہیں +

۱۰- ہاتھی ایک بڑی شان والی سواری ہے - جیتے جی بہتیرا کام آتا ہے - مرنے کے بعد بھی بہتیرا کام آتا ہے - اِس کی ہڈیوں سے سینکڑوں چیزیں بناتے ہیں - تبھی کہا کرتے ہیں - جیتے ہاتھی کا لاکھ اور مرے ہوئے کا سوا لاکھ +

سوالات

۱- مندرجہ ذیل مثالوں کا مطلب بتاؤ ؟

جیتے ہاتھی کا لاکھ مرے ہوئے کا سوا لاکھ

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

۲- ہاتھی دانت کس کام آتا ہے؟
۳- جنگلی ہاتھی کو کس طرح پکڑتے ہیں؟
۴- ہاتھی سونڈ سے کیا کام لیتا ہے؟
۵- ہاتھی پر سواری کس طرح سے کرتے ہیں؟
۶- مندرجہ ذیل کے معنی بتاؤ:-

جب قلعہ شکن توپیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں ہاتھی کی مستک پر لوہے کا ایک ٹکڑا باندھ کر حکم دیتے - کہ ریل دو۔
اور دو تین ٹکروں میں قلعہ کی بنیادیں ہلا دیتا۔

۲۲- محنت

زراعت فلاکت موقوف
عزت معلم حماقت

۱- کرو گے جو بچپن میں محنت زیادہ
بڑے ہو کے پاؤ گے عزت زیادہ

۲- جو محنت نہ ہوتی زراعت نہ ہوتی
زمانے میں بڑھتی فلاکت زیادہ

۳۔ جو تیار کرتے نہ محنت سے رہیں
تو ہوتی سفر میں اذیت زیادہ
۴۔ ہے محنت پہ موقوف سب علم و دولت
جو محنت زیادہ تو دولت زیادہ
۵۔ کرو صرف تم وقت پڑھنے میں اپنا
رکھو تم نہ کھیلوں سے رغبت زیادہ
۶۔ گذارو نہ وقت اپنا بیکاریوں میں
کرو خالی رہنے سے نفرت زیادہ
۷۔ جو پڑھتے ہیں کرتے ہیں محنت ہمیشہ
ہے اُن پر معلّم کی شفقت زیادہ
۸۔ ہوا اُن سے ماں باپ کا نام روشن
رہی جن کو محنت کی عادت زیادہ
۹۔ جو بیکار رہنے میں رہتے ہیں خوشدل
سمجھ لو ہے اُن میں حماقت زیادہ
۱۰۔ جنہیں دل سے ہوتی ہے محنت سے رغبت
اُنہی میں ہے گویا شرافت زیادہ
۱۱۔ جواں ہونے کے بعد پچھتاؤگے تم
اگر کی نہ بچپن میں محنت زیادہ

سوالات

۱۔ چوتھے شعر کا کیا مطلب ہے ؟
۲۔ محنت کرنے سے کیا فائدہ ہے ؟
۳۔ بیکار رہنا کیوں خراب ہے ؟
۴۔ کن لوگوں میں حماقت ہوتی ہے ؟

۲۳۔ ایک عبرتناک واقعہ[۱]

ورثہ ۔ سگائی ۔ حسرت ۔ حیثیت ۔
جمع جتھا ۔ قرض ۔ بارات ۔ لذیذ ۔ اہتمام
عرضی نویس ۔ نصف ۔ تمسک ۔ سسرال
دولھا ۔ دلہن ۔ غمگین

۱۔ شادی رام ایک معمولی زمیندار تھا۔ کچھ زمین باپ سے ورثہ میں ملی تھی ۔ کچھ اپنی کمائی سے پیدا کرلی ۔ اچھا خاصہ گذارہ تھا ۔ اس کے ایک ہی لڑکی تھی ۔ جب ذرا سیانی

ہوئی تو اُس کی شادی کی فکر ہوئی۔ پیغام آنے لگے۔ آخر ایک جگہ سگائی ہو گئی۔ کچھ دِنوں کے بعد شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ دونوں طرف تیاریاں شروع ہوئیں۔

۲۔ ایک دِن شادی رام اپنی بیوی سے گھر میں بیٹھا شادی کی تیاری کے متعلق ذکر کر رہا تھا۔ تو بیوی نے کہا۔ کہ اپنا سمدھی تو امیر آدمی ہے۔ اُس کے برابر نہیں۔ تو اُس سے کم بھی نہیں رہنا چاہیئے۔ ایک ہی لڑکی ہے۔ کون سے روز روز بیاہ کرنے ہیں۔ دل کی حسرت تو نکال لیں۔ اِتنا جہیز دیں کہ سمدھی لوہا مان جائے۔ اور اِتنی عمدہ عمدہ دعوتیں دیں کہ لوگ مدتوں تک اُنگلیاں چاٹیں اور چٹخارے لیں۔

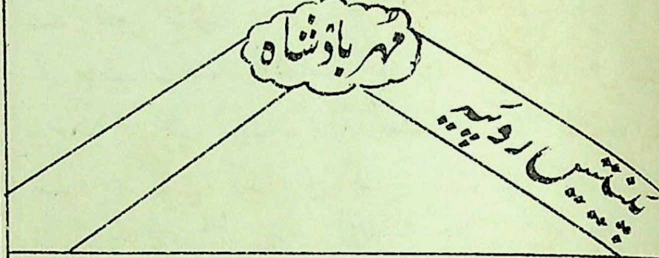
۳۔ شادی رام نے بہتیرا سمجھایا کہ آدمی کو حیثیت سے بڑھ کر کام نہیں کرنا چاہیئے جتنی چادر دیکھے اُتنے ہی پاؤں پھیلائے۔ مگر بیوی نے ایک نہ سُنی اور اپنی ضد پہ اڑی رہی۔ آخر جو جمع جتھا تھا وہ خرچ کرنے

کے بعد قرض لینا پڑا ؎
۴ - مجبوراً بیچارہ قریب کے ایک شہر میں گیا - وہاں پر لالہ کروڑی مل نامی ایک ساہوکار رہا کرتے تھے - اور روپیہ کا لین دین کیا کرتے تھے - شادی رام نے اُن سے کہا - شاہ جی - میری لڑکی کی شادی ہے - اور کچھ نقد و جنس کی ضرورت ہے - اگر آپ مہربانی کریں - تو یہ کارج پورا ہو جائے - لالہ کروڑی مل نے کہا - بڑی خوشی کی بات ہے - جس قدر تمہیں حاجت ہو - لے جاؤ - بیاہ کے بعد حساب کتاب کر لیں گے - چنانچہ جس قدر اُسے ضرورت تھی لے آیا - اور اپنے کام میں صرف کیا ؎
۵ - بیاہ کی تاریخ آ پہنچی - بارات بڑی دھوم دھام سے آئی - کئی دن تک بارات ٹھہرائی - طرح طرح کے لذیذ کھانے پکوائے - باراتی کھاتے تھے - اور تعریفیں کرتے تھے - اور جہیز میں اس قدر اسباب

دیا کہ سمدھی تو درکنار عام لوگ ہکے بکے رہ گئے۔ غرض شادی کی رسم ادا ہونے کے بعد لڑکی وداع ہوئی ؞

۶۔ اب شادی رام لالہ کروڑی مل کے پاس حساب کتاب کرنے کے لیے گیا۔ جب حساب کیا گیا۔ تو شادی رام کے ذمے کُل رقم تین ہزار چار سو باون روپے نکلی۔ لالہ کروڑی مل نے کہا بھائی زبانی حساب میں تو بھول چوک ہو جاتی ہے۔ بہتر ہے باقاعدہ لکھت پڑھت ہو جائے۔ شادی رام نے کہا کیا مضائقہ ہے چنانچہ طریقہ اشٹام کے مطابق پینتیس روپے کا اشٹام منگوایا گیا۔ عرضی نویس کو بُلا کر حسبِ ذیل اشٹام اُس سے لکھوایا گیا:-

نمونہ اشٹام



منکہ شادی رام ولد کالو رام ذات کھتری ساکن گوجی بستی کا ہوں۔ جو کہ مبلغ ۳۴۵۲ (تین ہزار چار سو باون روپے) بنصف جن کے مبلغ ۱۷۲۶ (ایک ہزار سات سو چھبیس روپے ہوتے ہیں اپنی لڑکی کی شادی کے واسطے لالہ کروڑی مل ولد لالہ لکھو مل قوم بانیہ ساکن بینوہ تحصیل و ضلع خاص سے بشرح دس روپیہ سینکڑہ سالانہ سود قرض لئے ہیں۔ اقرار یہ ہے کہ اگر کل رقم مع سود دو

سال کے اندر ادا نہ کرؤں تو لالہ صاحب موصُوف کو اِختیار ہے - کہ بذریعہ عدالت میری جایئداد پر قبضہ کر لیں - جو رقم ادا کرتا رہونگا - اُس کی رسید پُشت تمسُک ہذا پر یا علیحدہ لیتا رہُونگا - بغیر رسید کوئی عُذر نہ سُنا جاوے گا لہٰذا یہ تحریر لکھ دی کہ سند رہے اور وقت ضرُورت کام آوے - فقط

کاتب - گوپال داس عرضی نویس بقلم خود

یہ سب اِسٹام لکھا گیا تو لالہ کروڑی مل نے شادی رام سے کہا - کہ اب پینتیس روپے اِسٹام کی قیمت اور دس روپے عرضی نویس کی لکھائی دیدو - چنانچہ شادی رام نے وہ ادا کر دی اور گھر چلا آیا - اور اِسٹام لالہ کروڑی مل نے اپنے پاس رکھ لیا ؛

۸ - لڑکی اپنی سُسرال سے واپس آ گئی ایک سال کے بعد دُولہا دُلہن کو لینے کے لئے پھر آ گیا - جو کچھ سال بھر کے اندر شادی رام نے جمع کیا تھا وہ سارا لڑکی

کے وداع کرنے پر خرچ آ گیا ۔

۹۔ دوسرے سال شادی رام نے کچھ رقم جمع کی اور لالہ کروڑی مل کے پاس لے گیا۔ لالہ جی نے کہا بھائی تمہیں اپنی تحریر یاد نہیں ہے۔ سارا روپیہ معہ سود لاؤ ورنہ عدالت کے ذریعہ سے وصول ہوگا شادی رام نے بہت منت سماجت کی۔ مگر لالہ جی ٹس سے مس نہ ہوئے۔ آخر بیچارہ چند ایک آدمیوں کی پنچایت بنا کر لایا۔ مگر لالہ جی آڑے کے شیر بن گئے۔ سب کو صاف ٹکا سا جواب دے دیا۔ بیچارے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ اور شادی رام اپنے گھر غمگین چلا آیا ۔

۱۰۔ ایک سال اور گذر گیا۔ اس دفعہ وہ بیچارہ اور کچھ جمع کر کے ساتھ لا کر لایا۔ مگر لالہ جی کو نہ ماننا تھا اور نہ مانے بیچارہ پھر واپس آ گیا۔ اس بات کی خبر اس کے شبھ چی کو بھی پہنچی۔ وہ آیا۔ اور شادی رام سے سارا حال دریافت کیا اور خود لالہ کروڑی مل

کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ آپ کو جس قدر روپیہ شادی رام سے لینا ہے۔ وہ آپ مجھ سے لے لیں اور حساب بے باق کردیں مگر لالہ جی نے کہا۔ مجھے شادی رام سے روپیہ لینا ہے تم سے نہیں لینا۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ بیچارہ خاموش ہوکر واپس آگیا اور لالہ کروڑی مل عدالت کو روانہ ہوگئے ٭

سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ:۔

دل کی حسرت تو نکال لیں۔ سمدھی لوہا مان جائے۔ لوگ اُنگلیاں چاٹیں اور چٹخارے لیں جتنی چادر دیکھے اُتنے پاؤں پھیلائے۔ روپے کا لین دین کیا کرتے تھے۔ لالہ جی ٹس سے مس نہ ہوئے۔ آٹے کے شیر بن گئے۔ صاف ٹکا سا جواب دے دیا ٭

۲۔ ایک آدمی دوسرے سے قرض لیتا ہے اس کا اشٹام لکھو۔

۳۔ مندرجہ ذیل ہندسوں کو اُردو ہندسوں میں لکھو:۔

لہلہ عسہ صہ لعہ ٭

۲۴- ایک عبرتناک واقعہ

نالش - دعوے - سمن - اجلاس - برخاست - ٹھٹ کے ٹھٹ - حسب الحکم - حکمنامہ - بیدخل - سنگدلی - بیدردی -

۱- لالہ کروڑی مل نے عدالت میں جاکر نالش کی اور یہ دعوے دائر کیا - کہ مجھے شادی رام سے اس قدر روپیہ لینا ہے - عدالت سے شادی رام کے نام سمن بغرض اطلاع جاری ہؤا - کہ حاضر ہوکر عدالت میں بیان کرے کہ اُسے اس دعوے کے صحیح ہونے میں کیا عذر ہے *

۲- تاریخ مقررہ پر شادی رام عدالت میں حاضر ہؤا - جو کچھ عدالت نے پوچھا اُس نے سچ سچ بیان کر دیا - عدالت نے گواہوں کو طلب کرنے کے لئے ایک اور تاریخ مقرر

کر دی - اور عدالت کا اجلاس برخاست ہوا +

۳- اس تاریخ پر عدالت کے کمرہ کے سامنے تماشائیوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے - شادی رام کا سمدھی بھی آیا ہوا تھا - گواہ پیش ہوئے - تو عدالت نے ان کے بیان لے کر تحریر اشٹام کی تصدیق کی - کچھ دیر غور کرنے کے بعد حکم دیا - کہ دعوےٰ صحیح ثابت ہوتا ہے - لہٰذا شادی رام اس قدر روپیہ لالہ کروڑی مل کو ادا کرے +

۴- لالہ کروڑی مل نے جج سے عرض کیا حضور آپ تمسک کو غور سے پڑھیں - اس میں ایک شرط اور ہے - جج نے تمسک بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا - جب وہ ان الفاظ پر آیا کہ "اگر میں دو سال کے اندر کل رقم معہ سود ادا نہ کروں تو لالہ صاحب موصوف کو اختیار ہے - کہ وہ بذریعہ عدالت میری زمین پر قبضہ کر لیں" تو کروڑی مل نے کہا - حضور میں تو اس شرط کو پورا کروانگا - میں اب روپیہ نہیں

سے نہیں لونگا - بلکہ اس کی زمین پر قبضہ کرونگا - جج نے کہا بھلے مانس بھلا اس سے کیا فائدہ - اس کی زمین اس قدر کافی نہیں ہے جس سے تمہارا روپیہ پورا ہو سکے +

۵ - شادی رام کا سمدھی جو پاس ہی کھڑا تھا - اُس نے کہا حضور! جس قدر روپیہ اس کا واجب ہے میں اس سے دو چند دینے کو تیار ہوں - (یہ کہکر روپوں کی تھیلی میز پر رکھ دی) اور کہا کہ اسے دے دیجئے - مگر کروڑی مل اس بات پر بھی رضامند نہ ہوا - اور اپنی بات پر اڑا رہا - کہ مجھے اپنی شرط پوری کرنی ہے روپیہ سے کچھ غرض نہیں +

۶ - جج نے بہتیرا سمجھایا کہ رحم بڑی اچھی چیز ہے - یہ بیچارہ تباہ ہو جائے گا - تم اس کے حال پر رحم کرو جب کروڑی مل بالکل نہ مانا - تو چاروناچار جج کو حسب تحریر کروڑی مل کے حق میں فیصلہ سنانا پڑا +

۷ - کروڑی مل حسب الحکم چند سپاہی ساتھ

لے کر شادی رام کی زمین پر قبضہ کرنے
کے لئے شادی رام کے گاؤں میں پہنچا
وہاں جا کر گاؤں کے باہر چارپائی پر بیٹھ
کر کارروائی کی تدبیر سوچنے لگا کہ اتنے
میں گاؤں کے سارے لوگ اکٹھے ہو کر
کروڑی مل کے پاس آئے کہ لالہ جی اس
بیچارے کے حال پر رحم کیجئے۔ اسے ذلیل
نہ کیجئے۔ مگر لالہ جی نہ مانے۔ آخر ان
لوگوں نے کہا۔ آپ مانتے تو نہیں۔ آخر
رہیں گے تو ہمارے درمیان ہی نہ۔ دیکھی
جاوے گی ✤

۸۔ لالہ جی نے سمجھا۔ کہ یہ ساری شرارت
شادی رام کی ہی ہے۔ سپاہیوں کو تو
وہاں چھوڑا اور خود پھر عدالت کو بھاگے
اور جا کر شادی رام پر فوجداری دعوے دائر
کر دیا کہ شادی رام مجھے مارنا چاہتا ہے
بلکہ چند ایک آدمی لے کر مجھ پہ حملہ
کرنے کو آ پہنچا اور میں بڑی مشکل سے
جان بچا کر بھاگا ہوں۔ عدالت نے

شادی رام کے نام حکمنامہ جاری کیا:۔

باجلاس جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر درجہ اول ضلع میانوالی

بمقدمہ فوجداری سرکار کروڑی مل ولد لکھو رام سکنہ پنڈا بنام شادی رام ولد تالو رام سکنہ گوجر بستی

بنام شادی رام ولد تالو رام سکنہ گوجر بستی
مقدمہ مندرجہ عنوان میں تمہارے ذمہ الزام لگایا
ہے کہ تم مسمّی کروڑی مل مذکور کو مارنے کے
واسطے تیار ہو۔ لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے
کہ تم بتاریخ ۲۶ - ماہ حال کو ۱۰ بجے عدالت ہذا
میں پیش ہو کر بیان دو۔ کہ اگر واقعہ سچّا ہے
تو کیوں نہ تمہارے خلاف باضابطہ کارروائی کی
جاوے۔ تحریر ۲۴ ستمبر ۲۴ء

دستخط

مجسٹریٹ درجہ اول

۹ - تاریخ مقررہ پر شادی رام عدالت میں پیش ہوا - سپاہی بھی مجسٹریٹ کی عدالت میں بطور شہادت پیش ہوئے مجسٹریٹ نے سپاہیوں کی شہادت لی تو معلوم ہوا کہ کروڑی مل محض شادی رام کو برباد کرنے کی نیت سے ایسا کرتا ہے - ورنہ دراصل واقعہ کوئی نہیں ہے - لہذا شادی رام کو بری کر دیا گیا +

۱۰ - وہاں سے فارغ ہو کر کروڑی مل نے سپاہیوں کو ساتھ لے کر شادی رام کی زمین پر قبضہ جمایا اور اُسے بیدخل کر دیا +

۱۱ - اب شادی رام بیچارہ ایک معمولی سی دُکان کرتا ہے - اور بڑی تنگی سے گذارہ کرتا ہے +

۱۲ - پیارے بچّو! تم نے دیکھا شادی رام لڑکی کی شادی پر فضول خرچ کرنے سے کس قدر ذلیل اور تباہ ہُوا اگر اپنی حیثیت کے مطابق کام کرتا تو نہ ذلیل و خوار

ہوتا - نہ تباہ ہوتا - مگر ساتھ ہی اِس کے
اِن ساہوکاروں کی سنگدلی اور بے دیانتی
بھی اِس کا سبب ہے - جو روپے کا لین دین
کرتے ہیں - تم نے دیکھا عدالت نے کس
قدر کروڑی مل کو سمجھایا - گاؤں کے لوگوں
نے سمجھایا - شادی رام کا سمدھی اُسے
دو چند روپیہ دے رہا - مگر وہ نہ مانا
پرماتما کرے ایسے لوگوں سے پالا نہ پڑے
نہیں تو یہ ناکوں چنے چبوا دیتے ہیں +

سوالات

۱- مندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ :-
تماشائیوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے +
ایسے لوگوں سے پالا نہ پڑے +
ناکوں چنے چبوا دیتے ہیں +
۲- فضول خرچی کے نتائج بیان کرو +

۲۵۔ شہنشاہ جارج پنجم

ولیعہد ۔ محتاجوں ۔ ہسپتالوں ۔ نقص
اِصلاح ۔ مہارت ۔ رعیّت ۔ سیر و سیاحت
تاجپوشی ۔ مُنعقِد ۔ فرائض

۱۔ شہنشاہِ جارج پنجم ہمارے موجودہ بادشاہ ہیں ۔ آپ شہنشاہِ ایڈورڈ ہفتم کے دُوسرے بیٹے ہیں ۔ آپ کا بڑا بھائی اِن کی دادی ملکہ وکٹوریا کے زمانے میں ہی فوت ہو گیا تھا ۔ آپ ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوئے ۔ اپنے باپ کے زمانہ میں ولیعہد رہے ۔

۲۔ ولیعہدی کے زمانے میں آپ محتاجوں کی حاجتیں بر لاتے ۔ مصیبت کے ماروں کی مصیبت دُور کرتے ۔ ہسپتالوں میں جا کر مریضوں کو دیکھتے ۔ اُن سے رحم کا برتاؤ کرتے ۔ یتیم خانوں میں جا کر یتیموں سے مِلتے اُن کی


S.A.B
LAHORE

تعلیم و تربیت کا حال دیکھتے۔ نقص پاتے تو اصلاح فرماتے +

۳۔ جب ۱۹۱۰ء میں آپ کا باپ فوت ہو گیا تو آپ تخت پر بیٹھے۔ آپ فنِ ملاحی میں پوری مہارت رکھتے ہیں۔ نہایت خوش بیان اور خوش اخلاق ہیں۔ آپ رعیت کے ہر طبقہ سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ اُن کی بہتری میں کوشش کرتے رہتے ہیں +

۴۔ جتنے مُلک آپ کے قبضے میں ہیں۔ آپ نے سب اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں۔ دُنیا بھر کے بادشاہوں سے سیر و سیاحت میں بڑھ گئے ہیں۔ برطانیہ کے بادشاہوں میں سے یہی پہلے بادشاہ ہیں جو اپنی بادشاہت کے زمانہ میں ہندوستان میں آئے۔ اور دہلی میں کمال شان و شوکت سے تاجپوشی کا دربار منعقد کیا +

۵۔ اِن کی ملکہ کا نام میری ہے۔ آپ شاہی خاندان سے ہیں۔ اِن کو بھی رعیت

کے ساتھ بہت محبت ہے ٭

۶۔ آپ کے زمانہ میں بہت سی برکتیں حاصل ہیں۔ امن و امان یہاں تک ہے کہ نہ کسی کو چور کا ڈر نہ ظالموں سے جان کا خوف۔ نہروں کے جاری ہونے سے صحرا اور جنگل باغ بن گئے ہیں۔ بیمار حیوانوں اور انسانوں کے واسطے شفا خانے جاری ہیں۔ سفر کے واسطے ریل اور خبریں پہنچانے کے لئے ڈاک کا محکمہ قائم ہے۔ لوگوں کی تعلیم کے واسطے ادنےٰ اور اعلےٰ مکتب جاری ہیں۔ زبردست عاجزوں کو نہیں ستا سکتے ٭

۷۔ سب سے بڑی برکت جو آپ کے عہد میں حاصل ہے۔ وہ یہ ہے کہ لوگوں کو مذہبی آزادی ہے۔ ہر مذہب کا آدمی جس طرح چاہے اپنی مذہبی رسوم اور فرائض ادا کر سکتا ہے۔ اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ سب آزادی کا ترانہ گاتے ہیں۔ زراعت اور صنعت ترقی پر ہے۔ سب لوگ خوشی خوشی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور مال و دولت سے

تحفہ اٹھاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ؎

شہنشاہِ جارج سلامت رہے
سلامت رہے باکرامت رہے

سوالات

۱۔ شہنشاہِ جارج پنجم کے عہد میں کیا کیا برکتیں حاصل ہیں؟

۲۔ آپ ولیعہدی کے زمانہ میں کیا کیا کرتے تھے؟

۳۔ ساتویں پیرے کی اِملا لکھو؟

---

۲۶ شہنشاہ جارج سلامت رہے

شاہ راہ   شام و پگاہ   فارغ البال

فلاکت   پامال   وِردِ زباں

۱- ہر اِک مُلک میں اُس کی عزّت رہے
اُسی کی ہر اِک سمت شُہرت رہے
زمانہ کے اُوپر حکومت رہے
بقا عُمر کو تا قیامت رہے

۲- تیرے عہدِ عالی میں اے بادشاہ
ترقّی کی اِک کھُل گئی شاہ راہ
ہُوئے راہ زن اور ظالم تباہ
نہ کیوں پھر کہیں لوگ شام و پگاہ

---

۳ ہُوا عِلم و فن کا وُہ دریا رواں

ہُوا جس سے سر سبز ہندوستاں
مٹا ظُلمتِ جہل کا سب نشاں
دُعا دے رہے ہیں یہ پیر و جواں

---

۴ ہر اک آدمی فارغ البال ہے
جسے دیکھتے ہیں وہ خُوشحال ہے
فلاکت زمانہ میں پامال ہے
ترقّی کناں ہند ہر سال ہے

---

۵ ملیں مذہبی سب کو آزادیاں
نہ کیوں پھر ہر اک قوم ہو شادماں
زراعت کی خاطر ہیں نہریں رواں
ہے اس واسطے سب کے وِردِ زباں

---

۶ یہ ہے رازؔ کے دل کا اک مُدّعا
قبُول اس کو کر میرے پرماتما
یہی مُدّعا ہے - یہی ہے دُعا
کہ اُس سے رہے دُور ہی ہر بلا

سوالات

۱۔ پہلے دوسرے اور پانچویں بند کا مطلب بیان کرو ؟

۲۔ شاعر کی پرماتما سے کیا دعا ہے ؟

۳۔ مذہبی آزادی کا کیا مطلب ہے ؟

۴۔ شہنشاہ جارج کے عہد میں کیا ترقیاں ہوئی ہیں ؟

۲۷- چوہے جانور

بناوٹ - لگ بھگ - بندارو - جُداگانہ
کبھار - سیپھٹ - آشیانہ - عقلِ حیوانی
علاوہ الّقیاس - قلابازیاں

۱- چوپائے جانوروں کا حال تو تم پڑھ چکے ہو - آؤ - آج تمہیں چوہے جانوروں کا کچھ حال بتائیں +

۲- چوہتا جانور بندر کو کہتے ہیں - کیونکہ اِس کے پاؤں کی بناوٹ بھی ہاتھ جیسی ہوتی ہے - جس طرح اِنسان اپنے ہاتھوں سے کوئی چیز پکڑ لیتا ہے - اُسی طرح یہ پاؤں سے بھی پکڑ لیتا ہے +

۳- یہ جانور عام طور پر جنگلوں میں رہتا ہے - آبادی قریب ہو تو وہاں بھی چلا جاتا ہے - کوئی کھانے کی چیز ہو ہاتھ

بچا کر اُٹھا لیتا ہے۔ اور بھاگ جاتا ہے۔ حلوائی یا نانبائی رہ جاتے ہیں۔ لیجیو! لیجیو!! وہ گیا۔ وہ گیا۔ لوگ پیچھے بھاگے۔ اور یہ اُچک کر دیوار پر اور وہاں سے چھت پر۔ لوگ نیچے بیٹھے منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔ اور یہ وہاں بیٹھا مزے سے کھاتا جاتا ہے۔ اور لوگوں کا مُنہ چڑاتا جاتا ہے۔

۳۔ اِس کی شکل اِنسان سے بالکل مِلتی جُلتی ہے۔ بس ایک دُم کی کسر ہے۔ یا پاؤں کی۔ ورنہ اِنسان کی طرح بچے دیتا ہے۔ اور چھاتی سے دُودھ پلاتا ہے۔

۴۔ بعض بندر قد میں اِنسان کے لگ بھگ ہوتے ہیں۔ اور دُم بالکل ندارد۔ وُہ اِنسان کی طرح پنجوں کے بل چلتے بھی ہیں۔ اسی واسطے بعض لوگ اُن کو جنگلی اِنسان خیال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک انگریز ڈارون صاحب نامی یہ کہتے ہیں۔ کہ اِنسان بندر سے ہی ترقی کرتے کرتے

اِنسان بنا ہے - مگر یہ خیال اُن کا غلط ہے - کیونکہ پرماتما میں جہاں یہ قُدرت ہے کہ وُہ ایک بندر کو پَیدا کر سکتا ہے - وہاں یہ قُدرت بھی ہَے - کہ وُہ ایک اِنسان کو بھی پَیدا کر سکتا ہَے - دُوسرے لوگ گھروں میں بندر پالتے ہَیں - مُدّتوں اپنے پاس رکھتے ہَیں - مگر آج تک کوئی بندر اِنسان بنتا نہ دیکھا - پس معلُوم ہُوا کہ بندر اَور اِنسان پرماتما کی جُداگانہ مخلُوق ہَیں - ایک دُوسرے سے نہیں بنا ہَے +

۵ - یہ جانور رہنے کے لِئے نہ تو شیر کی طرح کچھار بناتا ہَے - نہ بھیڑیئے اَور گیدڑ کی طرح بھٹ اَور نہ ہی پرِندوں کی طرح آشیانہ بناتا ہَے - بلکہ درختوں کی ٹہنیوں سے چمٹ جاتا ہَے - اَور وہیں سو رہتا ہَے - صُبح ہُوئی اِس ٹہنی سے اُچکا دُوسری پر اَور دُوسری سے تیسری پر اِسی طرح دِن گُذار لیتا ہَے - درختوں کے پھل کھا کر اَور چشموں کا پانی پی کر زِندگی کے

دِن پُورے کر لیتا ہے +

۶۔ دُشمنوں سے بچنے کے لِئے اس کی عقل حیوانی نے اسے بھاگ جانا اور درختوں پر چڑھ جانا ہی سِکھایا ہے۔ اگر دُشمن کمزور ہو تو یہ اپنے تیز دانتوں سے کاٹ بھی کھاتا ہے +

۷۔ چھوٹے چھوٹے ندّی نالوں کے پار جانا ہو تو بندر مِل کر پُل بھی بنا لیتے ہیں۔ ایک بندر ندی کے کِنارے کسی درخت کو اپنے دونو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیتا ہے۔ دُوسرا اُس کی کمر پکڑ لیتا ہے۔ تیسرا اُس کی۔ چوتھا تیسرے کی اور پانچواں چوتھے کی۔ علیٰ ہذالقیاس ایک دُوسرے کو پکڑتے جاتے ہیں۔ یہ آخری بندر ندی کے دُوسرے کِنارے تک پہنچ کر کِسی درخت کو اپنی ٹانگوں سے مضبوط پکڑ لیتا ہے۔ پھر باقی بندر اُس پُل کے اُوپر سے گُذر جاتے ہیں۔ اب یہ پُل جھولنا شرُوع کرتا ہے۔ جب پُورے زور میں آ جاتا ہے۔ تو پہلا بندر ہاتھ چھوڑ دیتا

ہے اور سب کے سب ندی کے دُوسرے پار چا گھُستے ہیں ÷

۸ - اِس میں نقل کرنے کی عادت بہت زبردست ہوتی ہے۔ ایک دفعہ ایک آدمی ٹوپیاں بیچنے کسی دُوسری جگہ جا رہا تھا۔ راستے میں جب دھوپ تیز ہوئی تو ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا۔ ٹوپیوں کی گٹھڑی سرہانے رکھ لی اور سو گیا - اِس شخص کے سر پر بھی ایک ٹوپی تھی - اور ٹوپیوں کی گٹھڑی کا ایک کونہ کھلا تھا - جس میں سے ٹوپیاں دِکھائی دیتی تھیں - اِتفاق سے اِس درخت کے اُوپر چند بندر بھی رہتے تھے۔ جب وہ سوداگر سو گیا تو بندر نیچے اُترے اور سب نے گٹھڑی میں سے ایک ایک ٹوپی نِکال کر سر پر رکھ لی - اور درخت پر چڑھ گئے سوداگر کی جب آنکھ کھُلی - تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ گٹھڑی میں ٹوپیاں ندارد - حیرانی میں اُوپر جو دیکھا - تو بندروں کے سر پر ٹوپیاں

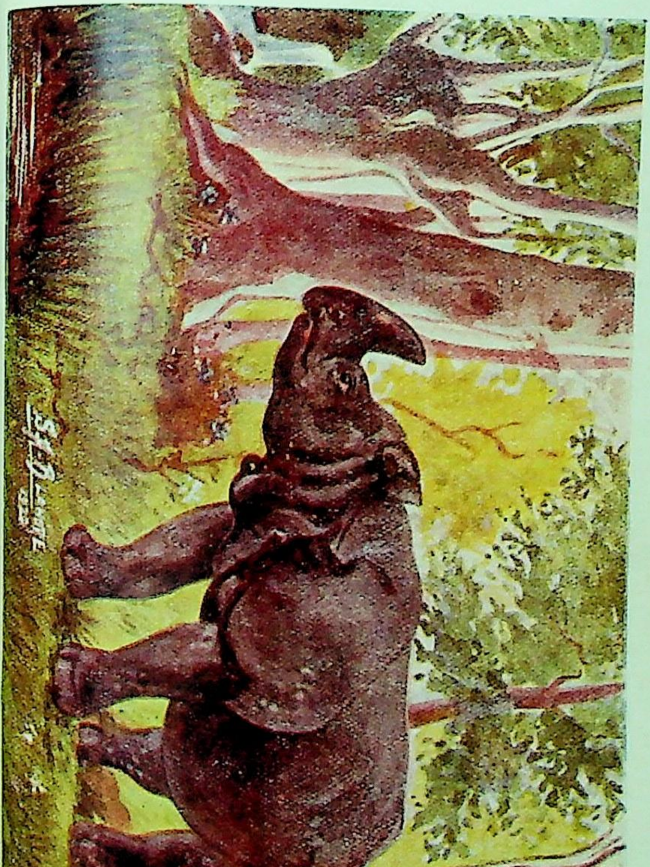
پہنے ہوئے دیکھا۔ اُس نے اپنی ٹوپی زمین پر پٹخ دی۔ کہ لو یہ بھی لے جاؤ۔ بندروں نے اُسے ایسا کرتے دیکھ کر اپنی اپنی ٹوپیاں بھی اتار پھینکیں اور اُس نے سب اکٹھی کر کے گٹھڑی میں باندھ لیں اور اپنی راہ لی ÷

۹۔ ان کی اِس نقل کرنے کی عادت سے قلندر لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ان کے بچے جنگل سے پکڑ لاتے ہیں۔ اُنھیں طرح طرح کے کرتب سکھاتے ہیں۔ نچاتے ہیں۔ قلابازیاں لگواتے ہیں۔ سلام کرواتے ہیں۔ لوگوں کو ان کے تماشے دکھاتے ہیں۔ اور اِس طرح سے یہ لوگ اِن کی بدولت اپنا پیٹ پالتے ہیں ÷

سوالات

۱۔ بندروں کو چوپائے جانور کیوں کہتے ہیں؟

۲۔ ڈاروِن صاحب کا بندروں کی نسبت کیا خیال ہے؟



۳۔ بندروں کی نقل کرنے کی کیا کہانی مشہور ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ:۔

اس کی شکل تو انسان سے ملتی جلتی ہے۔ بس ایک دُم کی کسر ہے۔ قد میں انسان کے لگ بھگ ہوتے ہیں۔ دُم بالکل ندارد اس کی عقل حیوانی نے اسے بھاگ جانا سکھایا ہے۔ زندگی کے دن پورے کرتا ہے +

۵۔ پانچویں پیرے کی املا لکھو +

۲۸۔ گینڈا

ہیبتناک۔ کھُردری۔ کھپرے۔ ہنٹر

۱۔ سامنے تصویر میں دیکھنا کیسا بھدّا اور ہیبت ناک جانور کھڑا ہے۔ عام طور پر سب حیوانوں کے سروں پر دو سینگ ہوتے ہیں۔ مگر اس کے صرف ایک سینگ

ہے اور وہ بھی ناک کے اوپر۔ جانتے ہو یہ کیا ہے۔ یہ گینڈا ہے ٭

۲۔ جنگل کے سب جانور شیر سے خوف کھاتے ہیں۔ مگر شیر اس سے خوف کھاتا ہے۔ جس جنگل میں یہ رہتا ہے۔ وہاں دوسرا جانور اس کے خوف سے آنے کی جرأت نہیں کرتا ٭

۳۔ یہ اپنے دشمن کا مقابلہ اپنے سینگ سے کرتا ہے۔ بڑے بڑے زبردست شیروں کو بھی اسی سینگ سے اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ یہ سینگ اس قدر سخت ہوتا ہے۔ کہ اس سے سخت سے سخت پتھر کو بھی توڑ دیتا ہے ٭

۴۔ گینڈا اپنی خوراک کی تلاش بھی اسی سینگ کے ذریعہ کرتا ہے۔ اس سے زمین کو اس طرح پھاڑ دیتا ہے۔ جس طرح ہم زمین پہ ہل چلاتے ہیں۔ اور پھر اپنی کھردری زبان سے اپنی خوراک نکال کر کھا لیتا ہے ٭

۵ - دشمنوں سے حفاظت کے لئے اِس کے تمام جسم پر روپیہ سے کچھ بڑے گول گول کھپڑے ہوتے ہیں جیسے مچھلی کے بدن پر لگے ہوئے ہوتے ہیں - یہ کھپڑے اِس قدر سخت اور مضبوط ہوتے ہیں - کہ بندوق کی گولی اِن پر لگ کر اُچٹ جاتی ہے - تلوار بھی اِن کو کاٹ نہیں سکتی - جب کوئی گینڈا مر جاتا ہے - تو لوگ اِن کھپروں کو اُتار لیتے ہیں اور انگوٹھی اور چھلّے وغیرہ بنا لیتے ہیں +

۶ - اِس کی کھال بھی بہت سے کام آتی ہے - اِس کے ہنٹر بناتے ہیں - یہ اِس قدر سخت ہوتے ہیں - کہ اگر اِنسان کے جسم پر زور سے لگ جائے تو ہڈی تک ٹوٹ جاتی ہے +

۷ - اِس کی پُشت پر پچھلی طرف دو گول گول اُبھار سے ہوتے ہیں - اُنہیں کاٹ لیتے ہیں - اور اُن کی ڈھالیں بناتے ہیں جن پر تیر - تلوار یا نیزہ کوئی چیز اثر نہیں

کر سکتی ہے۔

۸ - سب سے قیمتی چیز جو گینڈے کے جسم سے حاصل کی جاتی ہے وہ اس کا سینگ ہی ہے - اس کا پیالہ بناتے ہیں - اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے - کہ اگر تم اس میں ایسا دودھ یا شربت جس میں زہر ملا ہوا ہو ڈال دو تو وہ فوراً پھٹ جائیگا - دودھ یا پانی الگ ہو جائیگا - اور زہر الگ ہو جائیگا۔

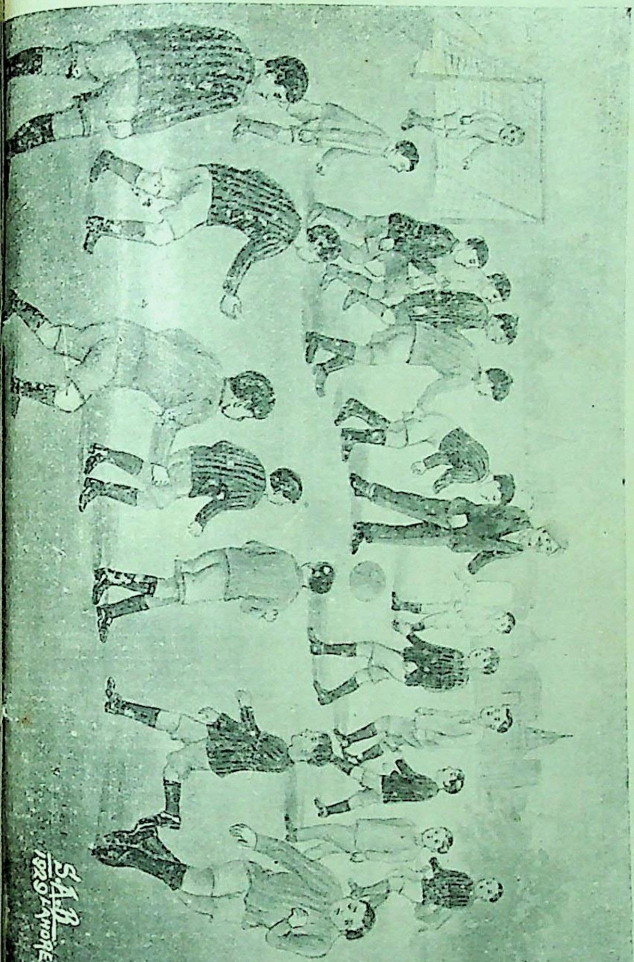
۹ - اس کی مادہ پانچ برس میں صرف ایک بچہ دیتی ہے - گینڈے کی عمر بہت بڑی ہوتی ہے۔

سوالات

۱ - گینڈے کے سینگ سے کیا چیز بناتے ہیں - اور اس میں کیا خوبی ہوتی ہے۔

۲ - گینڈے کی شکل کیسی ہوتی ہے۔

۳ - گینڈا اپنی خوراک کس طرح حاصل کرتا ہے؟


S.A.B.
1929 LAHORE

۲۹ - ورزش

راز بار اعضاء توانا

لبریز منتشر مشغلہ تکمیل

۱ - ورزش کے فائدے تو ہیں دنیا میں بیشمار
عاقل ہمیشہ اس کو کریں جان و دل سے پیار
انسان اس کو چھوڑے تو ہو جائے جسم زار
دو دن کی زندگی بھی ہو اس کے بدن کو بار
صحت کی قدر جس کو ہو ورزش سے کام لے
لطفِ حیات چاہے تو ورزش کا نام لے

---

۲ - اعضا بدن کے ڈھیلے ہوں ورزش اگر نہ ہو
سستی و کاہلی سے توانا بشر نہ ہو
چھائے وہ شامِ غم کبھی جس کی سحر نہ ہو
آباد پھر جہاں میں راحت کا گھر نہ ہو
آرام سے جو لیٹا رہے اور نہ کام ہو
کیوں اس کی زندگی کا نہ لبریز جام ہو

۳۔ سُستی و کاہلی سے مرض کا بڑھے اثر
صحت خراب ہو رہے ہر روز درد سر
طاقت جو ہاتھ کی گھٹی بڑھ گیا جگر
کسرت سے بھاگے کثرتِ غم ہو کے مُنتشر
جو اپنے ہاتھ پاؤں ہلاتا نہیں کبھی
صحت کا اپنی لُطف اُٹھاتا نہیں کبھی

۴۔ ورزش کا کم سنی میں مُناسب ہے شغلِ عام
ہر روز سامنے رہے یہ مشغلہ یہ کام
تعلیمِ علم ہوتی ہے جس طرح صُبح و شام
تکمیلِ جسم کا بھی مُناسب ہے انتظام
تعلیمِ علم ہوتی ہے عُمدہ کلام سے
تکمیلِ جسم ہوتی ہے ورزش کے کام سے

سوالات

۱۔ ورزش کرنی کیوں ضروری ہے؟
۲۔ ورزش کرنے سے کیا کیا فائدے ہیں؟
۳۔ ورزش نہ کرنے سے کیا کیا نقصان ہیں؟
۴۔ چوتھے بند کا مطلب بیان کرو؟

۳۰ - خطوط نویسی

جغرافیہ	کشمیرا	کوٹ
سالانہ	راقم	سرنامہ

ایک دن لالہ ارجن مل باہر سے گھر آئے تو دیکھا کہ اُن کا لڑکا پرکاش چندر لیمپ کے سامنے بیٹھا ہے۔ کاپی آگے رکھی ہوئی ہے۔ قلم ہاتھ میں پکڑے ہوئے کچھ سوچ رہا ہے۔ اُنہوں نے پوچھا بیٹا کیا لکھ رہے ہو۔ پرکاش چندر نے جواب دیا۔ لالہ جی۔ ماسٹر جی نے آج بڑے بھائی کو خط لکھنا بتایا تھا۔ وہ سوچ کر لکھ رہا ہوں۔ اُنہوں نے کہا۔ بہت اچھا جب لکھ لو۔ تو مجھے دکھانا یہ کہہ کر وہ تو کام کاج میں لگ گئے اور وہ وہیں بیٹھا سوچتا رہا۔ جب کچھ عرصہ گذر گیا تو باپ نے پوچھا بیٹا کیا تم نے خط لکھ لیا ہے ✦

پرکاش چندر - نہیں جناب - مَیں نے تو ابھی شروع بھی نہیں کیا +

باپ - کیوں ؟

پرکاش چندر - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شروع کس طرح سے کروں +

باپ - بیٹا - گھبرانے کی کیا بات ہے جس کو تم خط لکھنا چاہتے ہو - فرض کرو کہ وُہ تمہارے سامنے بیٹھا ہے - جس طرح سے تم آمنے سامنے باتیں کروگے - اسی طرح لکھتے جاؤ +

پرکاش چندر - لیکن پہلے کیا لکھوں ؟

باپ - اگر تمہارا بھائی تمہارے سامنے بیٹھا ہو - تو اُسے کیا کہہ کر بلاؤ گے ؟

پرکاش چندر - جناب بھائی صاحب +

باپ - بس یہی خط کے شروع میں لکھ دو +

پرکاش چندر - آگے کیا لکھوں ؟

باپ - جو کچھ تم اُسے کہنا چاہتے ہو +

پرکاش چندر - میں کہنا چاہتا ہوں - کہ مجھے ایک اُردو کی چوتھی کتاب (ہندو سیریز مصنفہ لالہ بیج ناتھ کھنہ) ایک جغرافیہ دُنیا اور دو گز کشمیرا کوٹ کے واسطے بھیج دیں +

باپ - بس یہ اس سے آگے لکھ دو +

پرکاش چندر - اب اِسے ختم کیسے کروں؟

باپ - اخیر پر اپنا نام لکھ دو +

پرکاش چندر - میں تو بہت مشکل کام سمجھے بیٹھا تھا - یہ تو معمولی سی بات نکلی لیکن یہ خط اُسے کس طرح سے پہنچیگا +

باپ - باہر کی طرف سرنامہ لکھ دو - پہنچ جائیگا - لیکن لکھتے وقت ادب اور قاعدے کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے +

پرکاش چندر - اگر کسی اور کو خط لکھنا ہو تو کس طرح سے شروع کریں؟

باپ - لو سنو -

باپ کے نام :- میرے پیارے پتا جی پرنام +

ماں کے نام :- میری پیاری ماتا جی پرنام +

بڑے بھائی کے نام :- جناب بھائی صاحب آداب +

چھوٹے بھائی کے نام :- برادر عزیز پیار +
بہن کے نام :- میری پیاری بہن - نمستے +
دوست کے نام :- میرے پیارے دوست تسلیم +
اُستاد کے نام :- جناب اُستاد صاحب - آداب +
پرکاش چندر - لالہ جی ایک خط تو لکھ کر دکھا دو - پھر میں بھی اُسی طرح سے لکھا کروں گا +
باپ - لاؤ - تمہارا ہی خط تمہیں لکھ کر دکھا دوں آیندہ اسی طرح سے لکھ لیا کرنا +

نمونہ خط

جناب بھائی صاحب

آداب - میرا سالانہ امتحان ہو گیا ہے۔ اور میں چوتھی جماعت میں ترقی پا گیا ہوں اس لئے آپ میرے واسطے اُردو کی چوتھی کتاب (ہندو سیریز مصنفہ لالہ بیج ناتھ کھنہ) ایک جلد اور جغرافیہ دُنیا ایک جلد اور کشمیرا کوٹ کے لئے دو گز بہت جلد بھیج دیں - آپ کی مہربانی ہوگی - گھر میں ہر طرح سے

خیریت ہے +

راقم

آپ کا پیارا بھائی
پرکاش چندر جماعت چہارم - ڈی - بی
پرائمری سکول مناواں ڈاک خانہ
خاص - ضلع فیروز پور +

نمونہ سرنامہ

ٹکٹ ڈاک

بمقام بھٹنڈہ - دفتر نہر سرہند
بخدمت بابو بھدر سین صاحب
اوورسیر نہر

سوالات

۱ - باپ کے نام خط لکھو +
۲ - مفصلۂ ذیل کو خط لکھتے وقت کیا القاب لکھو گے ؟
استاد - بہن - دوست +

۳۱- منی آرڈر

باشندے مڈل سکول بورڈنگ ہاؤس
رہائش مشورہ کمیشن منی آرڈر
فضول خرچ فریفتہ

۱- لالہ بساکھی رام ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کے باشندے تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ تینوں ہی گاؤں کے پرائمری سکول میں پڑھا کرتے۔ بڑے لڑکے نے جب پرائمری پاس کر لی۔ تو اس کے استاد کے کہنے کے مطابق پاس کے ایک مڈل سکول میں اسے اگلی جماعت میں داخل کرا دیا۔ چونکہ گاؤں سے مڈل سکول فاصلہ پر تھا۔ لڑکے کو روز گھر آنا جانا مشکل تھا۔ اس لئے رہائش کا انتظام وہیں بورڈنگ ہاؤس

میں کر دیا ÷

۲ - لڑکے کو وہاں رہتے ہُوئے ایک ماہ گُذر گیا - دُوسرا مہینہ شُروع ہُوا لیکن گھر سے نہ تو خُوراک کے لئے خرچ آیا - اَور نہ سکُول کی فیس آئی - کوئی رُخصت نہ تھی - جس میں لڑکا جا کر گھر سے خرچ لے آتا - رُخصت لینا وُہ خُود نہ چاہتا تھا تاکہ پڑھائی میں ہرج نہ ہو - اِس لئے اُس نے باپ کو خط لِکھ کر ڈاک میں ڈال دیا - کہ مہربانی کر کے بورڈنگ ہاؤس کا خرچ اَور مدرسہ کی فیس بھیج دیں ÷

۳ - چِٹھی رساں یہ خط لالہ بساکھی رام کو دے گیا - لالہ جی خُود تو پڑھے ہُوئے نہ تھے - اِس لئے وُہ خط پڑھوانے کے لئے گاؤں کے پرائمری سکُول کے مدرّس کے پاس لے گئے - اَور کہنے لگے - مُنشی جی دیکھنا تو یہ خط کہاں سے آیا ہے - کِس نے بھیجا ہے اَور اِس میں کیا لِکھا ہے ÷

۴ - مُنشی جی نے خط پڑھ کر لالہ جی کو

بتایا ۔ کہ آپ کا بڑا لڑکا جو مڈل سکول میں پڑھتا ہے اُس نے خرچ اور فیس کے لئے کچھ روپیہ منگوایا ہے +

۵ ۔ لالہ جی نے منشی جی سے کہا بڑی مشکل یہ ہے ۔ کہ میں آج ایک ضروری کام کے واسطے کہیں جا رہا ہوں ۔ مجھے وہاں پانچ چھ روز لگ جائیں گے اور اتنا عرصہ لڑکا تکلیف اُٹھائیگا ۔ منشی جی آپ ہی کچھ مشورہ دیں ۔ کیا کیا جائے ؟

۶ ۔ منشی جی نے کہا ۔ گھبرانے کی کیا بات ہے ۔ آپ منی آرڈر کے ذریعہ سے روپیہ بھیج دیں ۔ لالہ جی نے پوچھا وہ منی آرڈر کیا ہوتا ہے ؟ منشی جی نے سمجھایا کہ جس طرح خط خطوط ڈاک کے ذریعے سے بھیجے جاتے ہیں ۔ روپیہ بھی اسی طرح سے بھیجا جاتا ہے ۔ اس پر روپیوں کی تعداد کے لحاظ سے محصول لگتا ہے ۔ جسے منی آرڈر کی کمیشن کہتے ہیں ۔ یہ ہر دس روپے پر دو آنے کے حساب سے لگتا ہے ۔ جس قدر

روپیہ چاہو بھیج دو۔

۷ - لالہ جی نے کہا منشی جی - یہ تو بہت اچھی تدبیر ہے - لیکن مجھے کس طرح علم ہو کہ یہ روپیہ لڑکے کو پہنچ گیا ہے - یا نہیں؟ منشی جی نے کہا - لالہ جی - محکمہ ڈاک کا یہ قاعدہ ہے - کہ جب تک روپیہ پانے والے کے دستخط نہ لے لے - روپیہ نہیں دیتا - جس وقت لڑکے کو روپیہ تقسیم کیا جائیگا - اُس سے رسید لی جائے گی کہ اُس نے اس قدر روپیہ وصول پا لیا ہے - لالہ جی نے کہا اچھا - تو اُسے بیس روپے کا منی آرڈر کرا دیں۔

۸ - گاؤں میں ایک چھوٹا سا ڈاک خانہ بھی تھا - اور منشی جی اُس کے بھی مُلازم تھے - جھٹ اندر سے ایک منی آرڈر کا فارم نکال لائے اور پوچھنے لگے کیا آپ لڑکے کو کچھ اور لکھنا بھی چاہتے ہیں؟ لالہ جی نے پوچھا کیا اِس پر لکھنے کی بھی گنجائش ہے۔ منشی جی نے جواب دیا - ہاں - لالہ جی نے

کہا یہ تو بہت اچھی بات ہے - اُسے لکھ دو
کہ خوب دل لگا کر پڑھے - روپیہ فضول
خرچ نہ کرے - روپیہ کی رسید سے اطلاع
دے - چنانچہ منشی صاحب نے فارم منی آرڈر
کی اس طرح سے خانہ پُری شروع کی +

نمونہ فارم منی آرڈر

تعداد روپیہ (لفظوں میں) صرف مبلغ بیس روپے

روپیہ پانے والے کا نام و پتہ کلونت رائے طالب علم
جماعت پنجم ڈی - بی - مڈل سکول نکودر ضلع جالندھر

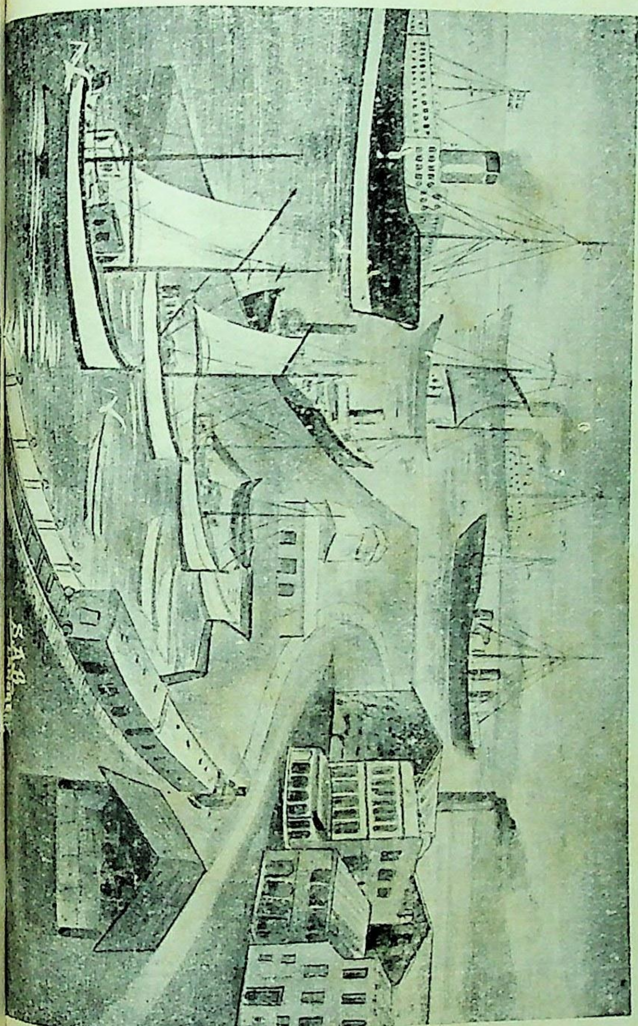
تاریخ ۳۱ - اکتوبر ۱۹۲۸ نشان انگوٹھا بساکھی رام

دستخط یا نشان انگوٹھا فرستندہ

برخوردار کلونت رائے - پیار
مبلغ بیس روپے بذریعہ منی
آرڈر بھیجے جاتے ہیں رسید سے
اطلاع دو فضول خرچ نہ کرنا
خوب دل لگا کر پڑھو +
نشان انگوٹھا بساکھی رام

تعداد روپیہ (ہندسوں میں) روپیہ ۲۰ آنہ - پائی

روپیہ بھیجنے والے کا نام و پتہ } بساکھی رام مہاجن
ساکن کوٹ عیسے خاں
ڈاک خانہ خاص
تحصیل زیرہ -
ضلع فیروز پور



سوالات

۱ - منی آرڈر کیا ہوتا ہے ؟
۲ - منی آرڈر پر محصول کس حساب سے لگتا ہے ؟
۳ - اپنے کسی دوست کو پچاس روپے بھیجنے کے لئے منی آرڈر فارم بناؤ اور باقاعدہ پُر کرو ؟

---

۳۴ - بندرگاہ کی سیر

وسیع ساحل جُغرافیہ جہازران
قُطب نما لائٹ ہاؤس بادبان
مستول آبدوز

۱ - چلو بندرگاہ کی سیر کریں - اوہو ! کتنا وسیع سمندر ہے - جہاں تک نظر جاتی ہے پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہے - کتنی اُونچی اُونچی لہریں ساحل پر ٹکراتی ہیں -

۲ - وہ دیکھنا! سامنے ایک جہاز آ رہا ہے اب بندرگاہ پر آ ٹھیرا - لنگر ڈال دیا - لوگ کشتیوں میں ساحل پر اسباب لا رہے ہیں ایک طرف جرِ ثقیل کی مشین سے بھاری اسباب اُتارا جا رہا ہے - یہ تجارتی جہاز ہے۔ اس میں صرف تجارت کا مال دُوسرے ملکوں سے آتا ہے - اور یہاں آ کر بکتا ہے +

۳ - یہ بندرگاہ بہت بڑی ہے - لڑائی کے موقع پر یہاں جنگی جہاز بھی آتے ہیں۔ ان پر توپیں وغیرہ ہوتی ہیں - اور لڑائی کا سب سامان موجود ہوتا ہے +

۴ - ادھر دیکھنا! ایک سواری کا جہاز آ رہا ہے کس تیزی سے آتا ہے - اس میں لوگ غیر ممالک سے سفر کر کے آ رہے ہیں - دُوسری طرف جو ریل گاڑی کھڑی ہے - اس میں سوار ہو کر جہاں چاہیں گے چلے جائیں گے +

۵ - سواری کے جہازوں میں مسافروں کے آرام کے واسطے اوّل درجے اور دُوسرے درجے کے کمرے بھی ہوتے ہیں - اور

کھانے پکانے کے بھی - بعض آدمیوں کو جہاز میں سوار ہونے کے بعد قے شروع ہو جاتی ہے - اِس لئے اِن کے علاج کے واسطے ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی جہاز میں ہوتا ہے +

۶ - جہازوں کے لئے پانی پر ریل جیسی کوئی سڑک نہیں ہوتی - جہاز ران قطب نما کے ذریعے سے اپنا راستہ معلوم کرتے ہیں - یہ قطب نما ایک ڈبیہ سی ہوتی ہے - جس میں ایک سوئی ہوتی ہے - اُس کا ایک سرا ہر وقت شمال کی طرف رہتا ہے - یہ ہر ایک جہاز ران کے پاس ہوتی ہے +

۷ - ہر ایک جہاز کے ساتھ چند ایک کشتیاں بھی ہوتی ہیں - تاکہ اگر کہیں راستہ میں کوئی چیز گر پڑے تو کشتیاں پانی میں اُتار کر وُہ چیز پکڑ لی جائے - اور نقصان نہ ہونے پائے +

۸ - جس طرح ریل گاڑی سگنل ہونے کے بغیر سٹیشن کی حدود میں داخل نہیں

ہو سکتی اِسی طرح سے جہاز بھی بغیر سِگنل کے بندرگاہ میں داخل نہیں ہو سکتے - اِن کا سِگنل لائٹ ہاؤس میں ہوتا ہے - جو ہر ایک بندرگاہ کی حدود میں ہوتا ہے - یہ لائٹ ہاؤس ایک بہت اُونچا مینار ہوتا ہے جس کے بالائی حِصّہ میں رات کے وقت روشنی ہُوا کرتی ہے - وہاں ہر وقت ایک آدمی موجود رہتا ہے - جو آنے جانے والے جہازوں کو سِگنل دِیا کرتا ہے +

۹ - پہلے زمانہ میں جہاز بادبانوں کے ذریعہ چلا کرتے تھے - اُن کی شکل یُوں ہُوا کرتی تھی - کہ جہاز کے اگلے حِصّہ پر دو اُونچے اُونچے مستول ہُوا کرتے تھے - جن کے درمیان ایک نہایت مضبوط کپڑا لگا ہُوا ہوتا تھا - جب ہوا چلتی تو بادبان پھیلتا - اور پھر ہوا کے زور سے جہاز آگے چلتا - اِس میں بڑی دِقّت تھی - ایک تو رفتار بہت کم ہوتی تھی - دُوسرے مدّتوں ہوا کے اِنتظار میں جہاز پانی میں کھڑا رہتا -

تیسرے اگر بجائے موافق کے مخالف ہوا چلتی تو جہاز کہیں کا کہیں چلا جاتا۔ لیکن جب سے جہاز چلانے کی مشینیں جاری ہو گئی ہیں۔ بڑی سہولیت ہو گئی ہے۔ نہ موافق ہوا کا انتظار ہے نہ مخالف ہوا کا ڈر۔ رفتار کا یہ حال ہے کہ جس طرح تیر ہوا میں جاتا ہے۔ اسی طرح جہاز پانی کو چیرتا چلا جاتا ہے۔ اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرتا ہے +

۱۰۔ ان مشینوں نے تو یہاں تک کمال کر دیا ہے کہ بعض جہاز پانی میں ڈبکی لگا جاتے ہیں۔ اور گھنٹوں پانی کے اندر ہی چلے جاتے ہیں۔ ایسے جہازوں کو آبدوز کہتے ہیں +

۱۱۔ بعض بندرگاہوں پر جہاز ٹھیرتے تو ہیں۔ مگر وہاں سواریاں نہیں اُترتیں۔ جہاز صرف کوئلہ اور پانی وہاں سے لے کر چل دیتا ہے۔ جس طرح ریل کا سٹیشن ہوتا ہے۔ اُسی طرح سے بندرگاہ جہاز کا سٹیشن ہوتا

ہے +

۱۲ - بندرگاہ کی سیر میں اتنا لطف نہیں آتا - جتنا جہاز میں سوار ہونے سے لطف آتا ہے - جب جہاز بندرگاہ کو چھوڑتا ہے - عجب عالم ہوتا ہے - چاروں طرف پانی ہی پانی دیکھ کر پرماتما کی قدرت یاد آتی ہے - کبھی کبھی راستے میں اڑنے والی مچھلیاں جہاز کے تختوں پر اڑ کر آ گرتی ہیں - عجیب نظارہ ہوتا ہے - جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے +

سوالات

۱ - جہاز کتنی قسم کے ہوتے ہیں ؟

۲ - جرِ ثقیل کی مشین کیا ہوتی ہے ؟

۳ - بندرگاہ کیا ہوتی ہے - اور کتنی قسم کی ہوتی ہے +

۴ - لائٹ ہاؤس اور قطب نما کیا ہوتے ہیں ؟

۵ - پہلے زمانے اور آج کل کے جہازوں میں کیا فرق ہے ؟

۲۳- بھونچال

خفیف محسوس زبردست زلزلہ

رفع حاجت من گھڑت ڈھکوسلا

بیہودہ بکواس حرارت

۱- ایک دن کندن لال صبح کے وقت سویا ہؤا تھا - کہ اس کی چارپائی ہلنے لگی چارپائی کے ہلنے سے جاگ تو پڑا مگر ابھی آنکھیں بند تھیں - دل میں خیال کیا - شاید بڑا بھائی ہربنس لال چھیڑتا ہے - کہنے لگا - بھائی جان ! معاف کرو سو لینے دو - رات بھر نیند نہیں آئی - ابھی آنکھ لگی تھی - یہ کہ ہی رہا تھا - کہ اتنے میں ایک اور جھٹکا آیا - اب اس نے باپ سے شکایت کی کہ لالہ جی بھائی مجھے سونے نہیں دیتا میری چارپائی ہلا رہا ہے - لالہ جی بیٹے کی

بھولی بھالی باتوں پہ مسکرانے لگے - لالہ جی کا مسکرانا تھا کہ گھر کے دوسرے آدمی بھی کھل کھلا کر ہنس پڑے +

۲ - گھر کے آدمیوں کو ہنستے ہوئے دیکھ کر کندن لال گھبرا کر چارپائی پہ اُٹھ بیٹھا اور منہ بنا کر کہنے لگا کہ میں تو شکایت کرتا ہوں اور آپ لوگ اُلٹا ہنستے ہیں - بھائی کو نہیں ہٹاتے - ابھی "نہیں ہٹاتے" کا لفظ اُس کے منہ میں ہی تھا کہ ایک اور زبردست جھٹکا لگا - اب اُسے سمجھ میں آیا کہ بھائی نہیں چھیڑتا بلکہ ویسے ہی جھٹکے آتے ہیں - پوچھنے لگا لالہ جی آج یہ جھٹکے کیوں آتے ہیں +

۳ - لالہ جی - بیٹا! آج بھونچال آ رہا ہے +

کندن لال - لالہ جی یہ بھونچال کیا ہوتا ہے +

لالہ جی - بیٹا - زمین ہلتی ہے تو جھٹکے سے آتے ہیں - یہی بھونچال ہے - اِسے زلزلہ بھی کہتے ہیں +

کُندن لال - کیا اِس سے پہلے بھی کبھی بھونچال آیا ہے ؟

لالہ جی - ہاں - کئی دفعہ - پانچ سات سال ہوئے بھونچال آیا تھا - مگر وہ بہت خفیف تھا - عام آدمی ایسے خفیف بھونچال کو محسوس نہیں کر سکتے - اس سے پہلے بھی بھونچال آئے ہیں - مگر ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کو جو بھونچال آیا تھا وہ نہایت زبردست تھا - اُس سے بہت زیادہ نقصان ہُوا ॥

کُندن لال - لالہ جی مہربانی کرکے اِس کا کُچھ حال تو سُنا دیجئے ॥

لالہ جی - لو سُنو - یُوں تو یہ زلزلہ سارے پنجاب میں آیا - اور تھوڑا بہت نقصان سب جگہ ہُوا - مگر کانگڑہ میں سب سے زیادہ نقصان ہُوا - صُبح کا وقت تھا کچھ لوگ ابھی سوئے پڑے تھے - کچھ باہر جنگل میں اپنی رفع حاجت کے لیئے گئے ہوئے تھے - کہ بھونچال آیا

شروع ہوگیا - ایسی آوازیں آتی رہتیں - جیسے بادل گرجتا ہے - اتنے میں ایسی آواز آئی - جیسے توپ چلا کرتی ہے - بس اس آواز کا آنا تھا - کہ زمین پھٹ گئی - مکانات گر گئے - زمین میں دھس گئے - انسان و حیوان نیچے دب کر مر گئے - جو بھاگ سکے - وہ بھاگ گئے - یا جس قدر جنگل میں تھے - وہ بچ گئے - باقی جن کے اوسان مارے گئے - وہ وہیں شہر میں رہ گئے - اور نیچے دب کر مر گئے ۔

کندن لال - لالہ جی - یہ تو بڑا دردناک واقعہ ہے - مگر یہ بھونچال کس طرح آتے ہیں ؟

ہربنس لال - یہ تو معمولی بات ہے - میں بتا دیتا ہوں - زمین کے نیچے ایک دھولا بیل ہے - اس کے سینگ پر زمین کھڑی ہے - جب اس کا ایک سینگ تھک جاتا ہے - تو زمین کو

دوسرے سینگ پر کر لیتا ہے۔ اِس طرح کرنے میں زمین جھٹکا کھا جاتی ہے۔ لوگ اِس کو بھونچال کہہ دیتے ہیں ۔

لالہ جی ۔ نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے۔ یہ تو من گھڑت ڈھکوسلا ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو صرف ایک جھٹکا آئے۔ دو آئیں۔ مگر یہ تو دس دس بیس بیس آتے ہیں۔ بعض اوقات کئی کئی دن تک آتے رہتے ہیں۔ کیا اِتنے دنوں تک زمین سینگ پر درست ہی نہیں بیٹھتی؟ پھر بعض مقامات پر آتے ہیں بعض پر نہیں آتے۔ یہ سب بیہودہ بکواس ہے۔ اصل بات یوں ہے کہ زمین کے اندر حرارت موجود ہے۔ کہیں کم کہیں زیادہ۔ جہاں زیادہ حرارت ہوتی ہے۔ اور وہاں پگھلنے والے مادے بھی موجود ہوں۔ تو وہ مادے حرارت کی زیادتی سے پگھل جاتے ہیں۔ جب

پگھل جاتے ہیں۔ تو نکلنے کے لئے جوش مارتے ہیں۔ ان کے جوش مارنے سے زمین جھٹکے کھانے لگ جاتی ہے۔ اِسی کو بھونچال کہتے ہیں۔ اور اگر زمین کہیں سے بودی ہو تو پھٹ بھی جاتی ہے۔ اور اس میں مکانات وغیرہ دھس بھی جاتے ہیں ؛

کُندن لال۔ لالہ جی۔ کیا پنجاب کے علاوہ کسی اور علاقے میں بھی بھونچال آتے ہیں ؟

لالہ جی۔ پنجاب میں تو بہت تھوڑے آتے ہیں۔ دوسرے ملکوں مثلاً جاپان اور اٹلی امریکہ وغیرہ میں تو بہت ہی زیادہ آتے ہیں۔ اور بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ چنانچہ اٹلی کے جنوب میں ایک جزیرہ سسلی ہے۔ وہاں ایک دفعہ ایسا سخت بھونچال آیا۔ کہ کئی شہر تباہ ہو گئے ؛

کُندن لال۔ لالہ جی۔ اس کا بھی تھوڑا سا

حال سُنا دیجئے ۔

لالہ جی - اُس کا حال پھر کبھی سُنائیں گے
اب میرا دفتر کا وقت ہو گیا ہے - دفتر
جاؤں گا ۔

سوالات

۱ - بھونچال کیا ہوتا ہے - اور کیسے آتا ہے ؟
۲ - کانگڑہ میں کب بھونچال آیا ؟ اِس کا کچھ حال
سُناؤ ۔
۳ - بھونچال کے مُتعلق کیا من گھڑت ڈھکوسلا
مشہور ہے ؟
۴ - اِن کا مطلب بتاؤ :-
ابھی آنکھ لگی تھی - مُنہ بنا کر کہنے لگا -
ایسے خفیف بھونچال کو محسوس نہیں کرتے
رفع حاجت کے لئے باہر گئے ہوئے تھے
یہ تو من گھڑت ڈھکوسلا ہے - یہ سب
بیہودہ بکواس ہے ۔

۳۴- حرص کا انجام

لکڑہارا محنت مشقت اِکتفا
لکشمی سنبھال پشتوں

۱- ایک لکڑہارا جنگل میں لکڑیاں لینے جاتا اور راستے میں سوچتا جاتا کہ بعض لوگ کافی مالدار ہوتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں پھر بھی تمام دن محنت کرتے رہتے ہیں۔ اگر مجھے تھوڑی سی بھی دولت مل جائے۔ تو کبھی جنگل کی طرف مُنہ نہ کروں۔ اور اُسی پر اِکتفا کر کے بیٹھ جاؤں۔

۲- ایک دِن وُہ جنگل کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں اُسے دولت کی دیوی لکشمی ملی۔ اُسے دیکھتے ہی لکڑہارے کی خُوشی کے مارے باچھیں کِھل گئیں۔ لکشمی نے اُس سے کہا۔ بہت اچھا ہُوا۔ تم

مِل گئے ہو۔ مَیں تمہارے پاس ہی جا رہی تھی۔ لو! اپنی جھولی پھیلاؤ۔ مَیں اِس کو اشرفیوں سے بھر دُونگی ؎

۳۔ لکڑہارے نے جھولی پھیلائی تو لکشمی نے کُچھ اشرفیاں اُس میں ڈال دیں۔ اور پُوچھا۔ کہ بس یا کُچھ اور؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ اِن سے کیا بنتا ہے۔ اور ڈالو۔ لکشمی نے اَور ڈال دیں۔ پھر پُوچھا کہ بس یا کُچھ اور؟ اُس نے پھر وُہی جواب دیا۔ لکشمی نے کہا۔ مگر تمہاری جھولی تو پھٹی جاتی ہے۔ لکڑہارے نے کہا۔ تُم جھولی کی کُچھ پروا نہ کرو۔ اشرفیاں ڈالے جاؤ۔ بڑی مُدّت کے بعد مِلی ہو۔ پھر نا معلوم جانے پھر مِلو یا نہ مِلو ؎

۴۔ غرض لکشمی نے اَور اشرفیاں ڈالدیں اور اِس دفعہ کہا۔ کہ دیکھو! تمہاری جھولی کا کپڑا پُرانا ہے۔ پھٹ جائیگا۔ اور سب اشرفیاں زمین پر گِر جائیں گی۔ اُس نے کہا۔ تُم بالکل فِکر نہ کرو۔ تم ڈالے جاؤ۔

اگر گر پڑینگی۔ تو مَیں زمین پر سے اُٹھا لُونگا۔ لکشمی نے کہا۔ اُٹھا کیا لوگے خاک؟ وُہ تو سب مٹّی کی ہو جایئں گی۔ لکڑہارے نے کہا۔ خیر جب گرینگی۔ تب دیکھا جائیگا ابھی جھولی نہیں پھٹتی۔ ابھی بہُت خالی پڑی ہے۔ تُم ڈالے جاؤ۔ ڈالے جاؤ۔ مَیں سب سنبھال لُونگا ॥

۵۔ لکڑہارے نے انجام نہ سوچا۔ اور لالچ میں آکر اور اشرفیاں ڈلواتا گیا آخرِکار جھولی بوجھ کی وجہ سے پھٹ گئی اور سب اشرفیاں زمین پر گر گیئں۔ اور مٹّی کی ہوگیئں۔ اور لکڑہارا مُنہ تکتا رہ گیا۔ لکشمی نے کہا۔ یہ تُمھاری حرص کا انجام ہے۔ اگر تُم آخری مرتبہ اشرفیاں نہ ڈلواتے تو تُمھاری جھولی نہ پھٹتی۔ اور جتنی اشرفیاں اُس میں آگئی تھیں۔ وُہ سب تُمھاری عُمر کے لئے کیا تُمھاری کئی پُشتوں تک کافی تھیں۔ جو لوگ حد سے زیادہ لالچ کرتے ہیں۔ اُن کا تُمھارے جیسا ہی حال ہُوا کرتا ہے۔

کہ کچھ بھی پلّے نہیں رہتا۔ مثل مشہور ہے ؎

آدھی چھوڑ ایک کو دھاوے
ایک چھوڑ آدھی نہیں پاوے

سوالات

۱۔ حریص آدمی کا کیا انجام ہوتا ہے ؟
۲۔ لکڑہارے نے ساری اشرفیاں کیوں کھوئیں ؟
۳۔ سبق میں جو مثل لکھی ہے اُس کا مطلب بتاؤ ۔
۴۔ مندرجہ ذیل کا مطلب بتاؤ :۔
جنگل کی طرف منہ نہ کروں ۔
اُسی پر اکتفا کر کے بیٹھ جاؤں ۔
خوشی کے مارے باچھیں کھِل گئیں ۔
منہ تکتا رہ گیا ۔
کچھ پلّے نہیں رہتا ۔

۳۵- تمباکو نوشی

اکلوتا　　کش　　مُنال　　بے ساختہ

اُوچھو　　متلانے　　کھنکار

نکوٹین　　کسلمند

۱- بِشنو لال اپنے باپ کا اِکلوتا بیٹا تھا۔ بُڑھاپے میں پیدا ہُوا تھا۔ اِس لئے باپ اُس سے بہُت پیار کیا کرتا تھا۔ اور اگر وُہ کوئی بُرا کام بھی کرتا۔ تو اُسے منع نہ کرتا۔ ایک دِن مدرسے میں چھُٹی تھی اور بِشنو لال اپنے باپ کے پاس دُکان پر چلا گیا۔ باپ دُکان کے سامنے چارپائی پر بیٹھا حُقّہ پی رہا تھا۔ بیٹے کو دیکھ کر ہنسا۔ اور پیار سے گود میں بِٹھا لیا۔ بِشنو لال نے گود میں بیٹھتے ہی باپ کے ہاتھ سے حُقّے کی مُنال پکڑ لی اور مُنہ

کو لگا کر زور سے کش لگایا۔ کش کا لگانا تھا۔ کہ اُسے بے ساختہ اچھو آ گیا۔ اور لگا کھانسنے۔ اُس کا جی متلانے لگا۔ اور سر میں چکر آنے لگے +

۲۔ اتفاق سے نتھو لال کا اُستاد بھی اُن کی دُکان پر کوئی چیز خریدنے کے لئے آ گیا۔ لڑکے کا یہ حال دیکھ کر اُستاد نے ہمدردی سے وجہ دریافت کی۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ اِس نے حُقّے کا کش لگایا تھا +

۳۔ اُستاد کو شک تو پہلے سے ہی تھا۔ کہ نتھو لال حُقّہ پیتا ہوگا۔ کیونکہ اُس کا چہرہ عمُوماً زرد رہتا تھا۔ اور وُہ سر درد کی شکایت بھی کیا کرتا تھا۔ مگر اب اُسے پُورا یقین ہو گیا۔ اور نصیحت کرنے کا بھی اچھا موقعہ مِل گیا کہنے لگا۔ لالہ جی! آپ بہُت بُرا کرتے ہیں۔ آپ ظاہرا طَور پر تو بیٹے سے

پیار کرتے ہیں - مگر در اصل آپ بیٹے سے دُشمنی کرتے ہیں - لالہ جی نے پُوچھا وُہ کِس طرح سے - اُستاد نے کہا لو سُنو +

۴ - تمباکُو ایسی نُقصان دِہ چیز ہے - کہ دُنیا بھر میں اِس کے برابر کوئی نہیں - آپ اپنی طرف نہیں دیکھتے - کہ آپ کی عُمر اِس وقت چالیس سال سے زیادہ نہیں - مگر آپ ستّر برس سے زیادہ کے معلُوم ہوتے ہیں - آپ کے سر اور داڑھی کے بال سارے سفید ہو رہے ہیں - چہرہ پر جُھرّیاں پڑی ہُوئی ہیں - بات بات پر کھانستے ہیں - بڑے بڑے کھنگار نِکال نِکال کر پھینک رہے ہیں دم پھُولا ہُوا ہے - آپ نے کبھی اِس کی وجہ اپنے دِل سے بھی پُوچھی ہے - کہ اِتنی تھوڑی عُمر میں ایسا کیوں ہو گیا - لالہ جی نے کہا - آپ جو کچھ کہتے ہیں - سب سچ ہے - لیکن مجھے نہ تو کبھی

خیال آیا ہے - اور نہ یہ وجہ میری سمجھ میں آئی ہے - اُستاد نے کہا - یہ سب تمباکو کی مہربانی ہے - لالہ جی نے پوچھا وُہ کس طرح ہے ؟

۸ - منشی جی نے کہا - در اصل بات یہ ہے - کہ تمباکو میں ایک قسم کی زہر ہوتی ہے - جسے نکوٹین کہتے ہیں - یہ زہر ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ کُتّے یا بلّی کو ڈال دیں تو فی الفور مر جاتا ہے - جب ایسی زہریلی چیز تمباکو میں موجود ہو تو اس کا دھواں انسان کے جسم میں جا کر کیا کچھ خرابی نہ کرتا ہوگا - ہاضمہ یہ خراب کر دیتا ہے - بلغم یہ پیدا کرتا ہے - پٹھوں کو یہ ڈھیلا کر دیتا ہے - قبل از وقت بال سفید کر دیتا ہے - طبیعت ہر وقت کسل مند رہتی ہے - پھر بڑھاپے میں کون سی کسر باقی رہتی ہے *

۶ - اور خرابیوں کے علاوہ یہ دماغ کو بھی خراب کر دیتا ہے - حافظہ کمزور کر دیتا ہے - تجربہ کرکے دیکھا گیا ہے - کہ جن بچّوں کو حُقّہ پینے کی عادت ہوتی ہے - وہ دُوسرے بچّوں کی نسبت کُند ذہن ہوتے ہیں - چُنانچہ آپ کا بچّہ دُوسرے بچّوں کی نسبت ہوشیار نہیں ہے +

۷ - اِس بُوٹی کا اِستعمال اِس قدر زیادہ ہو گیا ہے - کہ بچے سے لے کر بُوڑھے تک سب اِستعمال کرتے ہیں - کوئی نسوار لیتا ہے - کوئی اِسے حُقّے میں بھر کر پیتا ہے - کوئی سگرٹ یا بیڑی کے طور پر اِستعمال کرتا ہے - اگرچہ سب صُورتوں میں اِس کا اِستعمال نُقصان دہ ہے - مگر سگرٹ اور بیڑی تو خاصکر ضرر رساں ہے +

۸ - لالہ جی! ہمارے تو دھرم شاستروں میں بھی اِس کی بُرائیاں بیان کی ہیں

یہاں تک کہ جس شخص کی ہتھیلی پر
تمباکو کے دھوئیں کے نشان ہوں - یا
جس کے منہ سے حقّہ کی بو آئے - دیوتا
اُس کے ہاتھ کا پانی لے کر نہیں پیتے -
پھر میں نہیں سمجھتا - کہ آپ ہندو ہو
کر اور شاستروں کو مانتے ہوئے بھی ایسا
کیوں کرتے ہیں ٭

۹ - لالہ جی نے کہا - منشی جی اگر
مجھے یہ بات پہلے سے معلوم ہوتی - کہ
یہ ایسی بری چیز ہے - تو میں کبھی
بھی اس کا استعمال نہ کرتا - اور
شِو لال کو تو میں آج کے بعد پھر
کبھی پینے نہ دوں گا - مگر میرا تو اب
چھوڑنا نہ چھوڑنا برابر ہے - منشی جی
نے کہا - برابر کیوں ہے - اگر آپ اب
چھوڑ دیں تو آپ کی صحت بھی بحال
ہو جائے ٭

۱۰ - چنانچہ لالہ جی کو جو سمجھ آئی -
تو کہا - منشی جی میں آپ کا شکریہ ادا

کرتا ہُوں - کہ آپ نے مُجھے ایسی مُفید باتیں بتلائی ہیں - لو! مَیں بھی آج سے صدق دل سے عہد کرتا ہُوں کہ پھر کبھی حُقّہ نہیں پیئُوں گا ؞

سوالات

۱- تمباکُو نوشی سے کیا کیا نُقصان ہیں؟
۲- تمباکُو میں کَون سی زہر ہوتی ہَے - اَور اُس کا جِسم پر کیا اثر پڑتا ہَے؟
۳- لالہ جی پر مُنشی جی کی نصیحت کا کیا اثر ہُؤا؟
۴- دھرم شاستروں میں تمباکُو کی بابت کیا لِکھا ہَے؟
۵- شِو لال پر تمباکُو پینے کا کیا اثر ہُؤا؟
۶- پانچویں پیرے کی اِملا لِکھو +

۳۶-ہِنْدُو دان

نام و نِشان رِفاہِ عام ضربُ المثل

سیوا سمیتیوں پبلک شہادت

۱- بچّو! اُردُو کی تیسری کتاب میں تُم راجہ ہریش چندر کے دان کا حال پڑھ آئے ہو۔ کہ اُس نے اپنا سارا مُلک تاج تخت غرض گھر کے اسباب تک دان میں دے دیا تھا۔ اگرچہ اب اِس گئے گُزرے زمانہ میں راجہ ہریش چندر کا سا دان تو نہیں ہے۔ مگر دان کا نام و نِشان ضرور قائم ہے +

۲- ہِندُوؤں نے اپنے بزُرگوں کی دان کی یاد تازہ رکھی ہے۔ اگرچہ اُتنا دان نہیں دیتے۔ مگر دیتے ضرور ہیں۔ خواہ کِتنی ہی کم حیثیت کیوں نہ ہو۔ تہواروں

پر دان دینا تو معمولی بات ہے رفاہِ عام
کے کاموں میں اِن کا دان ضرب المثل
ہے +

۳ - دُور دراز راستوں میں جہاں پانی
مُشکل سے بھی دستیاب نہیں ہوتا - کنوئیں
کھُدواتے ہیں - باؤلیاں بنواتے ہیں - گرمی
کے موسم میں عام طور پر جہاں پانی کم
مِلتا ہے - سبیلیں لگوا دیتے ہیں - اُنہیں
تنخواہیں دیتے ہیں - صرف اِس لئے کہ
لوگ تکلیف نہ اُٹھائیں - ورنہ کوئی ذاتی
غرض مقصود نہیں ہوتی - اور اِسی کا نام
دان ہے - سیوا سمتیوں کا ریلوے سٹیشنوں
پر گرمی کے موسم میں پانی پلانا ایک
زندہ مثال ہے +

۴ - جو آدمی کسی قدر امیر ہوتے ہیں
وُہ اِس سے بھی بڑھ کر رفاہِ عام کے
کام کرتے ہیں - دُشوار گذار ندی نالوں
پر پُل بندھوا دیتے ہیں - سرائیں اور
دھرم شالائیں بنوا دیتے ہیں - جن میں

لوگ آرام پاتے ہیں۔ مُقام زیرہ ضلع فیروزپور میں ساون مل کی سرائے کی سر بفلک عمارت اِس بات کی شہادت دینے کے لئے کافی و وافی ہے۔ یہ عمارت کوئی پانچ گھماؤں میں ہوگی۔ دو منزلہ پختہ عمارت ہے۔ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگوں کے واسطے اِس میں سامان آسائش مَوجود ہے۔ عین وسط میں ایک بہت بڑا کنواں ہے۔ تقریباً ایسی ہی سرائیں سینکڑوں شہروں میں پائی جاتی ہیں ٭

۵۔ سب سے بڑا دان جو یہ قوم کرتی ہے۔ وہ ہسپتالوں۔ سکولوں اور کالجوں کا بنوانا ہے۔ جو آدمی کافی مالدار ہوتے ہیں۔ وہ تو اکیلے ہی بنوا دیتے ہیں۔ مثلاً بھوانی میں سیٹھ چھاجو رام کا ہسپتال۔ اور لاہور میں سر گنگا رام کا ہسپتال ٭ دیال سنگھ کالج لاہور لاکھوں میں سے چند مثالیں ہیں۔ اور ہندو پبلک کے دان سے جو سکول اور کالج بنے ہیں۔ اُن کا

تو کچھ حساب ہی نہیں ہے - سناتن دھرم کالج - ڈی - اے - وی کالج لاہور - ڈی اے - وی کالج ہوشیار پور و راولپنڈی وغیرہ وغیرہ ایسے دان ہیں جو ہمیشہ قائم رہیں گے - اور ہمیشہ لوگ ان سے فائدہ اُٹھائیں گے ؛

سوالات

۱- ہندو دان میں سے سب سے بہتر دان کونسا ہے ؛

۲- تیسرے پیرے کی اِملا لکھو ؛

۳- مندرجۂ ذیل کا مطلب بتاؤ :-

ساون مل کی سرائے کی سر بفلک عمارت اس بات کی شہادت دینے کے لئے کافی و وافی ہے ؛

ایک زندہ مثال ہے - رفاہِ عام کے کاموں میں ان کا دان ضرب المثل ہے ؛

۳۷- تُم کَون تھے؟

اِبتدا اِنتہا باصفا

تفرقہ اِلتجا

۱ اِبتدا تُم تھے اِنتہا تُم تھے
پہلے دُنیا میں جا بجا تُم تھے
۲ جس کو کہتے ہیں آریا تُم تھے
قوم کی شان دِل رُبا تُم تھے
۳ تُم میں تہذِیب تھی ترقی پر
کہتے ہیں جس کو باصفا تُم تھے
۴ تفرقہ تھا نہ کوئی بھی تُم میں
دُکھ کِسی کو تھا اور دَوا تُم تھے
۵ سادگی تھی تُمھاری عادت میں
اِنکساری پہ مُبتلا تُم تھے

۶ شاشتر تم نے لکھے حکمت کے
علم منطق کی ابتداء تم تھے
۷ کس طرح ہو سکے قلم سے بیاں
مختصر یہ ہے کیمیا تم تھے
۸ آخری تم سے انتہا ہے یہی
وُہ ہو جس کی انتہا تم تھے

سوالات

۱- تم پہلے کون تھے ؟
۲- علم منطق کس کو کہتے ہیں ؟
۳- پانچویں شعر کا کیا مطلب ہے ؟
۴- شاشتر کسے کہتے ہیں ؟

مفید عام پریس لاہور
میں
باہتمام لالہ موتی رام مینجر چھپی
۱۹۳۱ء

19002